فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ
نذرانۂ مرشد
از قلم
حکیم پیر سید محمد انور جیلانی قادری صوفی
ناشر
حکیم پیر سید محمد انور جیلانی قادری صوفی
شفا خانہ غوثیہ محلہ چڑھ کمالیہ
حسب فرمائش
اسلام الدین قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم


نام کتاب ـــــــ نذرانہ مرشد
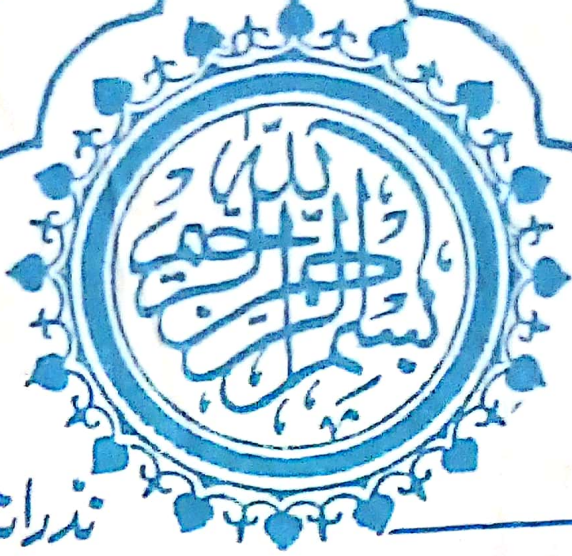
تصنیف ـــــــ پیر سید محمد انور جیلانی قادری صوفی

صفحات ـــــــ ۱۰۵

ایڈیشن ـــــــ تیسرا ایڈیشن

طباعت ـــــــ مئی ۱۹۸۹ء

پریس ـــــــ عید پریس فیصل آباد

ناشر ـــــــ پیر سید محمد انور جیلانی قادری صوفی

کتابت ـــــــ سید شبیر حسین زیدی

ٹائیٹل ڈیزائن ـــــــ اسلام الدین قادری

ٹائیٹل پرنٹنگ ـــــــ شانِ امیر پرنٹنگ پریس

باہتمام:-

اسلام الدین قادری

شالیمار پرنٹنگ پوائنٹ فیصل آباد

# مناقب غوثیہ

از شرابِ غوث اعظم گلشن و گلزار مست
شاخ مست و برگ مست و میوہ مست و بار مست

رو سوئے بغداد تا بینی در و دیوار مست
شہر مست و خانہ مست و کوچہ و بازار مست

در لباسِ شاہِ جیلانی بہ بینی مستی تمام
جامہ مست و خرقہ مست و جُبّہ و دستار مست

بزم وجد قطب ربانی تماشہ کردنیست
عود مست و چنگ مست و نغمہ و تار مست

مرحبا محبوب سبحانی از سر تا پائے اوست
زلف مست و خال مست و طرۂ طرار مست

از نسیم بوئے عنبر سائے شاہِ دستگیر
عطر مست و مشک مست و نافۂ تاتار مست

یافتہ تلقین از و تسبیح و تحلیل خدا
بلبلاں در باغ مست و کبک در کوہسار مست

ایں غزل گفتی تو فاضل دین بمدح پیر خویش
حرف مست و لوح مست و کلک و گوہر بار مست

1

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ جل جلالہٗ　　یا رسول اللہ ﷺ

اَنْتَ الْهَادِی اَنْتَ الْحَقُّ

لَیْسَ الْهَادِی اِلَّا هُوْ

# نذرانۂ مُرشد


مصنّف :-

حکیم سیّد محمّد انور جیلانی قادری صوفی



ملنے کا پتہ

شفاخانہ غوثیہ

محلّہ چیڑھ کمالیہ

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

# تعنون

فقیر اپنی ناچیز تالیف کو حضرت پیر سیّد
غلام جیلانی شاہ صوفی قادری
قدس سرہٗ العزیز کے اسمِ گرامی سے معنون
کرتا ہے کیونکہ یہ تالیف حضور ہی کے ارشاد
وہدائیت کے مطابق لکھی گئی ہے۔

خاکسار فقیر

سید محمد انور جیلانی قادری

# فہرست مضامین

# شجرہ شریف پڑھنے کا فلسفہ

لوگ اپنے بزرگوں کا شجرہ شریف پڑھنے کے پابند نہیں ہوتے حالانکہ یہ بہت ہی بُری بات ہے۔ جب خدا تعالیٰ اپنے یاد کرنے کے لیئے یہ فرماتا ہے کہ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ۔

ترجمہ: "تم میری یاد کرو میں تمہاری یاد کروں گا۔"

تو ظاہر ہے کہ ان حضرات کا یاد کرنا ہم پر کیوں نہ ضروری ہو۔ جب ہم ان کا نام لے کر ان کو یاد کریں گے فاتحہ پڑھیں گے تو وہ بھی ہمارے لئے دعا فرمائیں گے۔ جب ہمارے یاد کرنے سے وہ ہمارے لیئے دعا فرمائیں گے۔ تو وہ ضرور قبول ہوگی اور جب قبول ہوگی تو ہم رحمتِ الٰہی کے مستحق ضرور بن جائیں گے۔ درحقیقت روزانہ اپنے خاندان کا شجرہ شریف پڑھنے میں ایک راز پوشیدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ بعض وقت ایسا ہوتا ہے کہ ہمارا کوئی کام ہے اور وہ ہمارے دُعا مانگنے پر بھی نہیں پُورا ہو رہا ہے اگر تو ہم روزانہ شجرہ پڑھ کر فاتحہ پڑھتے رہیں تو کسی نہ کسی بزرگ کی توجہ سے ضرور کام بن جاتا ہے۔ اس عالم میں اولیاء اللہ کی زیادہ تر دو حالتیں رہتی ہیں۔

**نمبر ۱۔** یہ حالت کہ اللہ کا سچا ولی مقامِ عبودیت میں ہونے کی وجہ سے بالکل راضی برضا ہو۔

**نمبر ۲۔** یہ حالت کہ اللہ کا سچا ولی مقامِ الوہیت میں ہونے کے سبب جو کہہ دے وہ ہو جائے۔

غرض ہر ولی اپنے سّرِ عرفان کے اعتبار سے کبھی مقامِ عبوّدیت میں ہوتا ہے کبھی الوہیت میں۔

شجرہ پڑھنے کا فلسفہ یہ ہے کہ اگر ایک بزرگ مقامِ رضا میں ہیں اور وہ آپ کے لیئے جناب باری تعالےٰ سے رضا و تسلیم کی وجہ سے کچھ عرض نہیں کر سکتے تو ممکن ہے کہ دوسرے بزرگ مقامِ الوہیّت میں ہوں اور "گفتۂ اُو گفتۂ اللہ بود" کا مصداق بن جائے اور اگر دوسرے نہیں تو تیسرے، تیسرے نہیں تو چوتھے، چوتھے نہیں تو پانچویں غرض اس طرح تمام شجرہ پڑھ جائیے، کوئی نہ کوئی بزرگ ایسے ضرور ہوں گے۔ جن کی وجہ سے آپ کا مقصد پورا ہو جائے گا۔

کیوں کہ حدیث ہے۔

**حدیث :** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَرْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ۔

ترجمہ :- ابی ہریرۃ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ بہت فقیر، پراگندہ بال غبار آلود دھکیلے گئے دروازوں سے اور وہ ایسے ہیں کہ اگر کسی بات پر قسم کھالیں اللہ کی تو بے شک اللہ ان کو قسم میں سچا کر دے گا۔

## فضیلتِ فقراء

فقر ایک ایسا بے مثل کمال ہے جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "الفقر فخری" یعنی فقر کے کمال پر مجھے فخر حاصل ہے اور اسی بے مثل کمال کے باعث قیامت کے روز تمام انبیاءؑ اور مرسلین کے درمیان میں سر بلند ہوں گا۔ مقامِ غور ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام ظاہری و باطنی کمالات کے جامع تھے۔ لیکن آپ نے کسی فن اور کمال پر فخر نہیں فرمایا۔ یعنی شجاعت پر نہ سخاوت پر، نہ تقویٰ پر نہ صبر پر۔ نہ ترک و توکل پر۔ نہ فصاحت پر نہ بلاغت پر۔ لیکن حضورؐ نے محض فقر کے کمال پر فخر کا اظہار فرمایا ہے اور ایک جگہ آپ نے فرمایا "الفقر فخری و الفقر منی" یعنی فقر میرا فخر ہے اور فقر ہی میرا اصل ترکہ اور ورثہ ہے۔ اب صرف یہ بات تشریح طلب ہے، کہ آیا فقر کون سا باطنی کمال ہے جس پر فخر الانبیاءؑ کی ذاتِ با

برکات فخر فرماتی ہے لغت عربی میں فقر افلاس اور تنگ دستی اور دنیوی تنگی اور ناداری کو کہتے ہیں لیکن باطنی دنیا میں فقر دونوں جہان کی بادشاہی اور سرداری کا نام ہے۔ چنانچہ حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ العزیز سے کسی نے فقر کی تعریف پوچھی، تو آپ نے فرمایا:۔

"لَیسَ الفقیر من لیس له دراھم اَوْ دینار بل الفقیر من قال بشیئٍ کُن فیکون"

ترجمہ :۔ دنیائے باطن میں وہ فقیر نہیں جس کے پاس رُوپے پیسے نہ ہوں۔ بلکہ فقیر وہ ہے کہ کسی شے کے لیئے کہہ دے ہو جا، پس وہ ہو جائے یعنی فقیر وہ ممتاز و محبُوب ہستی ہے جو مالک الملک ہو اور جس کی زبان سیف الرحمٰن ہو کہ جس کام کے لیئے کہہ دے کہ ہو جا، پس ہو جائے اور فقر کی تعریف یہ بھی آئی ہے کہ الفقر اذا اتم فھواللّٰہ یعنی مرتبہ فقیر جب تمام ہو جاتا ہے تو اللہ ہی اللہ رہ جاتا ہے یعنی فقیر اللہ تعالیٰ کے نوُر میں فنا ہو کر اس کے نوُر سے باقی باللہ ہو جاتا ہے سو باطن میں فقر سب سے اعلیٰ افضل اور بلند ترین مرتبے اور ارفع درجے کا نام ہے اور وہ فقر اختیاری ہے نہ کہ فقر اور افلاس اضطراری، جو کہ محض دنیوی مفلسی اور ناداری ہے اور موجب رسوائی اور خواری ہے ایسے فقر نگو نسار سے کہ دنیوی لالچ اور طمع کے سبب دنیاداروں

کے سامنے ادب و تعظیم کے لیے جھکے۔ چنانچہ فرمایا :۔ "اعوذ باللہ من فقر المکب" یعنی میں فقیر نگونسار سے پناہ مانگتا ہوں ایسا فقر دونوں جہان کی روسیاہی ہے لیکن فقر خاص النخاص تو دونوں جہان کی بادشاہی ہے اس لئے باطن میں اس سے اعلیٰ اور ارفع اور کوئی رتبہ ہی نہیں ہے اور یہ بلند منصب سب انبیاء ومرسلین میں سے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحمت فرمایا اور بعدہٗ آپ کے طفیل آپ کی امت کے خاص خاص فنا فی الرسول پاک ممتاز اشخاص اور مقدس ہستیوں کو اس سے سرفراز فرمایا۔ یوں تو فقر کی فضیلت اور علو شان میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں لیکن ہم فقر کی فضیلت اور علو شان میں حضرت ابی ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک حدیث پر اکتفا کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مغموم اور اداس بیٹھے تھے اور آپ کی چشم مبارک سے آنسو جاری تھے کہ ایسے میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پاس آنکلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خود نخود ابی ذر غفاری سے دریافت فرمایا کہ

| حدیث | ترجمہ |
| --- | --- |
| یا اباذر التدری ما غمی و حزنی | اے ابوذر کیا تجھے معلوم ہے کہ میں |

ولای شی اشتیاق فقال
ابوذر اخبرنی یا رسول
اللہ صلعم بغمک وفکرک
قال صَلّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
آلا! آلا! آلا!
وشوقاہ الی لقا اخوانی
یکونون شانهم کشان
الانبیاء وهم عند اللہ
بمنزلہ الشہداءِ یَفِرُّوْنَ
من الاباءِ وَالامهات
وَالاخوان والابناء
لابتغاء مرضات اللہ تعالیٰ
وهم یترکون اموالهم
لِلّٰہِ تعالیٰ یبذلون انفسهم
بالتواضع لا مرغبون فی
الشہوات وحصول الدُنیا

کیوں مغموم و محزون ہوں اور مجھے کس
چیز کا اشتیاق ہے ابوذر نے عرض کیا
یا رسول اللہ صلعم مجھے فکر اور غم سے
آگاہ فرمائیے۔ تب حضورؐ نے تین
مرتبہ سرد آہ کھینچ کر فرمایا:
آہ! آہ! آہ!
میرے دل میں کس قدر اشتیاق
ہے۔ اپنے ان بھائیوں کو دیکھنے کا
جو میرے بعد دنیا میں آئیں گے۔ ان
کی شان انبیاء کی شان کے برابر
ہوگی اور اللہ کے نزدیک وہ شہداء
کا درجہ رکھتے ہوں گے۔ اپنے مولا
کی رضامندی کی خاطر وہ اپنے ماں
باپ بھائی بہنوں کو چھوڑ دیں گے
اور اللہ تعالیٰ کی طلب میں مال دنیا کو
ترک کر دیں گے اور محض اللہ کیلئے
اپنے نفسوں کو متواضع بنالیں گے۔

ويجتمعون فِي بيت من
بيوت الله مجذوبين
من حب الله وقلوبهِم
الى الله وَارواحهم
مِن الله وعلمهم الله
اِذَا مرض واحد منهم
وَهوافضل عند الله
من عبادة الف سنة و
ان شئت ازيدك
يا ابا ذر قلت بلىٰ يا رسول
الله صلعم قَال الواحد
مِنهم اذا مات فهو كمن
مات فى السَّماءِ وَالكرامة
عَلىٰ الله وان شئت ازيدكَ
يا ابا ذر قلت بَلىٰ يَا رسُولُ
الله صلعم قال الواحد
منهم يوزية قملةٌ

نفسانی رغبتوں شہوانی خواہشوں اور
دنیاوی کاموں اور مرادوں کو بالکل
ترک کر دیں گے - اللہ تعالیٰ کی
محبّت میں مجذوب ہو کر اللہ کے
گھر میں اکٹھے ہو رہیں گے - ان کے
دل اللہ کی طرف پھرے ہوئے
ہوں گے اور ان کی ارواح کو اللہ
کی طرف سے تائیدِ غیبی پہنچے گی اور
ان کو علمِ لدنّی اللہ تعالیٰ کی طرف
سے حاصل ہو گا - اور اگر ان میں سے
کوئی ایک بیمار ہو جائے تو اللہ کے
نزدیک اسے اس مرض کا ہزار سال
کی عبادت سے زیادہ ثواب ملے گا۔
اور اے ابوذر اگر تو چاہے تو اور
زیادہ ان کی تعریف کروں - میں نے
عرض کیا - ہاں یا رسول اللہ صلعم اور
فرمائیے تو آپ نے فرمایا کہ اگر ان میں سے

في ثيابه فله عند
الله اجر سبعين حجة
وعمرة وكان له اجر
عتق اربعين رقبة
من اولاد اسمٰعيل
عليه السلام . كل
واحد منهم باثني
عشر الف دينار وان
شئت ازيدك يا اباذر
قلت بلى يا رسول الله
صلعم قال الواحد منهم
يذكر اهل الودود
ثم يغتم يكتب له
بكل نفس الف
الف درجة وان
شئت ازيدك قلت
بلى يا رسول الله صلعم

کوئی اس حالت میں مر جائے تو اللہ
تعالیٰ کے نزدیک اس کی ایسی عزت و
توقیر ہوتی ہے کہ گویا اہل آسمان سے
کوئی مر گیا ہے اے ابوذر اگر تو چاہے
تو مزید بیان کروں۔ میں نے عرض کیا
ہاں یا رسول اللہ صلعم فرمایئے تو آپ
نے فرمایا کہ ان میں سے کسی کو اس کے
کپڑوں کی جوں ستائے تو اس تکلیف
کے بدلے اللہ کے نزدیک ستّر مقبول
حجّوں کا ثواب ملے گا اور اسے
چالیس غلاموں کے آزاد کرنے کا
اجر ملے گا جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام
کی اولاد سے ہوں اور ہر غلام بارہ
ہزار دینار سے خریدا گیا ہو اور اگر
تو چاہے اے ابوذر میں مزید بیان
کروں میں نے عرض کی ہاں یا رسول
اللہ صلعم اور فرمایئے، تب

قال الواحد منہم
يصلي ركعتين كمن
يعبد الله في جبل
عرفات مثل عمر
نوح الف سنة
وان شئت ازيدك
يا اباذر قلت بلى
يا رسول الله صلعم قال
الواحد منهم يسبح
سبحه خيرله يوم
القيامة من ان
يسير معه جبال
الدنيا ذهبا وان
شئت ازيدك يا
اباذر قلت بلى
يا رسول الله صلعم
قال من نظر نظرة

آپ نے فرمایا کہ اگر ان میں سے کسی کو اپنے
پچھلے دوستوں اور خویشوں کی یاد غمگین کرے
تو اس غمگین ساعت کے ہر سانس کے عوض ہزار
ہزار درجے ملیں گے اور اگر تو چاہے اے ابوذر
تو میں اور زیادہ بیان کروں میں نے عرض کیا
ہاں یارسول اللہ صلعم فرمائیے آپ نے فرمایا کہ اگر
ان میں سے کوئی شخص دو رکعت نفل ادا
کرے تو گویا اس نے جبل عرفات میں نوح
علیہ السلام کی عمر کے برابر یعنی ہزار سال عبادت
کی اور اگر تو چاہے اے ابوذر تو میں اور زیادہ
تعریف کروں میں نے عرض کیا ہاں یارسول
اللہ صلعم آپ نے فرمایا جو ان میں سے ایک بار
سبحان اللہ کہے تو اس کیلئے آخرت میں اس سے
بہتر ہوگا کہ اس نے دنیا میں سونے کا پہاڑ راہ خدا
میں خرچ کیا ہو آپ نے فرمایا اے اباذر
اگر تو چاہے تو اور زیادہ بیان کروں میں نے عرض
کیا ہاں یارسول اللہ صلعم ضرور فرمائیے آپ نے

الیٰ احدھم ھو
حب الی اللہ من
نظرہ الی بیت اللہ
تعالیٰ ومن سترہٗ
فکانما ستر
اللہ تعالیٰ ومن
اطعمہ فکانما
اطعمہ اللہ تعالیٰ
وان شئت ازیدک
یا ابا ذر قلت بلیٰ
یا رسول اللہ صلعم
قال الواحد منھم
ان جلس معہ قوم
مُصِرُّون ومثقلون
مِن الذنوب مایقومون
الا المخففون ۵

ارشاد فرمایا کہ اگر انہیں کوئی شخص حسنِ اعتقاد سے
ایک نظر دیکھ لے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس
شخص کو دیکھنا بیت اللہ کے دیکھنے سے زیادہ
موجبِ ثواب ہوگا اور جس شخص نے اسے دیکھا
تو گویا اس نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور جس نے اسے
کپڑا پہنایا گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کو کپڑا پہنایا
اور جس نے اسے کھانا کھلایا تو گویا اس نے
اللہ کو کھانا کھلایا اور اگر تو چاہے اے اباذر
تو اور زیادہ بیان کروں۔ میں نے عرض کیا
ہاں یا رسول اللہ فرمائیے۔ آپ نے ارشاد
فرمایا کہ اگر ان میں سے کسی ایک کے پاس
ایسے لوگ آ بیٹھیں جو گناہوں پر اصرار کرنے
والے ہوں اور گناہوں کے بوجھ سے گراں
بار ہوں تو ان کے پاس بیٹھنے سے ان کے
گناہ جھڑ جائیں گے اور وہ گناہوں سے
سبک دوش ہو کر اٹھیں گے۔

# کتاب غنیۃ الطالبین سے

# شیخ صاحب کی خدمت میں مرید کے آداب

## کا سلیس اردو ترجمہ

از قلم: امام العارفین حضرت شیخ عبد القادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

مرید کو پیر صاحب کی مخالفت ظاہر میں نہ کرنا چاہیئے اور باطن میں اس پر اعتراض کرنا ترک کرے۔ ادب کا بظاہر ترک کرنے والا اہل گناہ اور باطن میں اعتراض کرنے والا پستی میں گرنے والا ہے بلکہ اس کو چاہیئے کہ اپنے پیر کے واسطے اپنے نفس سے دشمنی رکھے اور ہمیشہ اپنے نفس کو پیر کے مقابلہ میں زجر و توبیخ کرتا رہے اور ظاہر و باطن میں پیر کی مخالفت کو ترک کر دے اور یہ قول خداوند تعالیٰ کا زیادہ تر اپنا ورد رکھے رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ (ترجمہ) اے پروردگار ہمارے بخش ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو وہ کہ پیشتر با ایمان چل بسے اور مت کر دلوں ہمارے

میں کینہ خاص کر ان لوگوں کی طرف سے جو ایمان لائے ہیں۔ اے پروردگار ہمارے تحقیق تو مہربان اور رحمت کرنے والا ہے اور اگر شیخ صاحب سے کوئی امر خلاف شرع سرزد ہو تو ان کو اشارہ ضرب المثل سے مطلع کرے اور صریح بے تحاشہ نہ کہہ اٹھے تاکہ پیر صاحب کو مرید سے نفرت پیدا نہ ہو اور اگر پیر صاحب کے منجملہ عیبوں کے کوئی عیب دیکھے تو اسکو چھپا دے اور خود اپنے نفس پر تہمت دھرے اور شیخ کی خاطر سے شرع میں کوئی تاویل ان کے عیب سے بچنے کے لیئے ڈھونڈے اگر شرح میں کوئی عذر ڈھونڈنے سے نہ ملے تو شیخ کے واسطے استغفار کرے اور ان کی بیداری اور توفیق اور رحمت اور آگاہی اور نگہبانی کے واسطے خداوند تعالیٰ کی جناب میں دعا کرے اور خود ان کی عصمت پر اعتقاد واثق رکھے اور شیخ کے عیب کی کسی دوسرے شخص کو خبر نہ ہو۔ جب دوسرے وقت یا دوسرے روز شیخ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو تو لقین کرے کہ وہ عیب شیخ صاحب کی ذات گرامی سے دفع ہو گیا ہو گا اور انہوں نے اپنے رتبہ سے اور اعلیٰ رتبہ پر نقل کی ہو گی۔ یہ بات از روئے غفلت وقوع میں آئی اور از روئے جدائی کے درمیان دو حالتوں کے پائی گئی۔ اس واسطے یہ حالت رخصتوں اور باختوں اور ترک عزمیت اور عمل ہائے سخت کے درمیان مثل دہلیز کے درمیان دو گھروں کے ہے۔ اور

منزل درمیان دو منزلوں کے اوّل گھر میں کھڑا ہونا ایک حالت ہے
اور چوکھٹ پر کھڑا ہونا دوسری حالت ہے اور ایک ولائیت سے دوسری
ولائیت کے ایک لباس سے دوسرے لباس کی طرف منتقل ہونا ہے۔ جو
اس سے بزرگ تر اور بلند ہے اس واسطے کہ اس وقت میں وہ روز
بروز قربِ الٰہی میں آگے بڑھتے ہیں اور جب شیخ صاحب نے غصہ فرمایا اور
ان کے منہ میں آثار رنجش کے ہویدا ہوئے یا ان کی طرف سے کچھ چشم
پوشی ظاہر ہوئی تو مرید اسے قطع تعلق نہ کرے بلکہ ان کی آزردگی دل کا
سبب دریافت کرے اور جو کچھ سوء ادبی شیخ صاحب کی خدمت میں یا
کوئی تقصیر حکم خداوند تعالیٰ میں یا نافرمانی کی ہو تو اپنے پروردگار جل شانہٗ
کے حضور میں استغفار کرے اور پھر اس کے کرنے سے توبہ کرے
پھر شیخ کی خدمت میں عذرِ تقصیر کرے اور اس کی خدمت میں عاجزی
اور تملق کرے اور اس کی مخالفت ترک کرکے آئندہ کے واسطے اس کا دست
بن جائے اور ہمیشہ اس کے ساتھ موافقت کرے۔ پس اس کو اپنے اور
اپنے پروردگار کے درمیان واسطہ اور وسیلہ اور سبب بنادے
اس کے ذریعہ سے اس کی رسائی بارگاہِ کبریائی میں ہو مثلاً بادشاہ
کی حضوری دربار کا کوئی شخص خواستگار ہے اور اس حقیر گمنام
بیچارہ شخص کو بادشاہ تک پہنچنے کی راہیں معلوم نہیں تو اس کو ناچار اس

امر کی ضرورت ہے کہ وہ کسی دربان شاہی سے دوستی پیدا کرے یا کسی خدمت گار و خاصان سلطنت سے آشنائی حاصل کرے تاکہ وہ اس کو سیاست شاہی اور طریقہ وعادت اور آداب بحضور بارگاہِ عالم پناہی اور عرض ومعروض کا طریقہ سکھادے اور تحفہ ہدایا نادر جو بادشاہ کے خزانۂ عامرہ میں مقبول ہو اور جس کی وہاں زیادہ خواہش ہو نذر دینے کے لیئے بتلائیے اور اسے بتادے کہ فلاں دروازے سے داخل ہووے اور فلاں دروازے سے جانے میں ملامت و اہانت حاصل ہوگی اور گذر ممکن نہ ہوگا۔ نہ تو بادشاہ کی حضوری نصیب ہوگی اور نہ اپنے مقصود میں کامیاب ہوگا۔ اور اس مقام کے داخل ہونے والے سب ترس وبیم میں ہیں۔ اور محتاج اس امر کے ہیں کہ کوئی شخص راہ بتانے والا خبردار کرنے والا دستیاب ہو تاکہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس مقام پر بٹھادے جو اس کے لائق ہے یا اس جگہ بیٹھنے کا اشارہ کرے تاکہ ذِلت و اہانت نہ حاصل ہو اور سوءِ ادبی اور حماقت کے الزام میں دھرا نہ جاوے اور اس بات کا یقین کرے کہ اس جہان میں یہ رواج ہمیشہ سے جاری فرمایا ہے کہ ایک وقت مقررہ تک سلسلہ مریدی و پیری صاحب مصحوب و تابع متبوع کا فرزندانِ آدم میں جاری ہے اور مُرید کے آداب میں داخل ہے کہ بغیر ضرورت شیخ صاحب کے کلام نہ کرے نہ

اپنے ہنر و صنعت کا کچھ اظہار کرے اور اس کو لائق نہیں کہ اپنا مصلےٰ
پیر صاحب کے آگے بچھاوے مگر نماز کے وقت مضائقہ نہیں جب
نماز سے فارغ ہو تو اپنا مصلےٰ فی الفور لپیٹ کر اور پیر صاحب کی
خدمت کے واسطے کمر بستہ ہو جاوے جو اپنے وسیع بچھونے پر اپنا وطن
بنائے ہوئے بے رنج و کلفت بغیر بیٹھے ہوئے ہیں یہ حالت شیخ کی ہے نہ
مُرید کی۔ کوشش کے ساتھ پرہیز کرے کہ اپنا مُصلےٰ اس شخص کے مصلےٰ پر نہ
بچھاوے جو اس سے مرتبے میں بالاتر ہے اور پیر صاحب کے مُصلےٰ کے
نزدیک بھی اپنا مصلےٰ بچھانے سے پرہیز کرے مگر با اجازت پیر صاحب
جائز ہے کیونکہ صوفیار کے نزدیک ایسا کرنا ترک ادب ہے، اور
جب شیخ صاحب کے روبرو کسی مسئلہ کی بحث شروع ہو تو وہ اگرچہ
عقل و دانش سے بہرہ کامل اور جواب دینے کی طاقت بھی رکھتا ہو
خاموش رہے اور شیخ صاحب کی زبان پر جو کچھ کہ خداوند تعالیٰ
نے جاری فرمایا اس کو گوشِ دل سے سُنے اور قبول کرے اور اس
پر عمل کرے اور پیر صاحب کے کلام میں اگر کوئی نقص و قصور ملاحظہ
کرے تو اس کو رد نہ کرے اور اس کے دل میں خداوند تعالیٰ نے جو
نورِ بصیرت اپنے فضل و کرم سے نازل فرمایا ہے اور اس کو اس کے
واسطے مخصوص کیا تو اس کو خزینۂ دل میں پوشیدہ رکھے اور زیادہ

باتیں نہ بنا دے اور نہ کہے کہ شیخ صاحب نے مسئلہ میں خطا کی۔ اور شیخ صاحب کے کلام میں رخنہ اندازی نہ کرے۔ اور اگر بے تحاشا بلا سوچے سمجھے بلا قصد کوئی بات کہہ اٹھے تو فوراً خاموش ہو جاوے اور آئندہ کے واسطے ایسی خطا سرزد ہونے سے توبہ کرے۔ پس مرید کی خیر خاموش رہنے میں ہے اور یہی اس کی راہ ہے۔

اور حالتِ سماع میں مرید کو لازم نہیں ہے کہ پیر صاحب کے سامنے کوئی حرکت کرے مگر باشارہ ان کے اور اپنی فطرت سے کوئی حالت ظاہر نہ کرے۔ اگر غلبہ شوق سے ایسا حال اس پر طاری ہو کہ ہوش و حواس اس کے جاتے رہیں تو جب اس کا جوش فرو ہو تو اپنے حال قدیم پر پھر آوے اور وہی پرانا طریقہ ادب و آداب کا اختیار کرے اور وقار کے ساتھ اس اسرار کو جو خداوند تعالیٰ نے اس پر ظاہر فرمایا پوشیدہ رکھے۔ جیسا کہ اس کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے اگرچہ ہم رقص و سرود و راگ و رنگ اور قیل و قال کو روا نہیں رکھتے اور ہم نے اس کی کراہیت کا ذکر پہلے کیا ہے مگر ہم نے موافق خواہش اہل زمانہ کے کہ وہ مجمعِ مشائخ میں بربط و رباب سننے کے شائق و حریص ہیں اس کا ذکر کیا ہے۔ اور جو لوگ اس امر کو راستی و صدق سے روا رکھتے ہیں تو انکار نہیں ہو سکتا کہ اس کا سننا ان کے صدقِ حال کی آگ کو اور بھڑکاتا ہے اور ان

کے اشتیاق کو دو بالا کرتا ہے پس وہ اپنے نائرہ اشتیاق میں جلتے ہیں اور خود اس میں غائب ہو جاتے ہیں۔

جب مُرید از روئے صدق و راستی و ایمان و اعتقاد پیر سے ادب سیکھنا چاہے تو یہ خیال کرے کہ زمانہ میں میرے پیر سے بہتر اور کوئی شخص نہیں ہے کہ جس کے ذریعہ سے اپنے مطلب میں کامیابی حاصل ہو اور خداوند تعالیٰ کی بارگاہ میں باریابی نصیب ہو تو اس کا راز جو اسکو خداوند تعالیٰ کے ساتھ ہے اپنے دل میں رکھے اور غیر کے آگے اس کا افشا نہ کرے مگر وہ چیز جو اس کے حال کے واسطے بہتر ہو اور شیخ کی مخالفت سے خوف کرے کیونکہ شیخ کی مخالفت اس کے حق میں زہر ہلاہل ہے کہ اس میں بہت سے ضرر متصور ہیں پس ظاہر میں نہیں بلکہ باطن میں بھی اس کی مخالفت نہ کرے اور کوشش کرے کہ اپنا احوال اور اسرار شیخ سے نہ چھپا وے۔ اور سوائے پیر صاحب کے اور کسی کو اس پر مطلع نہ کرے۔ مگر جس چیز کے ظاہر کرنے کو شیخ نے حکم دیا ہو ظاہر کرے اور اس کے لائق نہیں کہ پیر صاحب سے غیر ضروری اُمور کی اجازت یا کسی چیز کی طلب کرے! جو چیزیں اس نے خدا کے واسطے ترک کیں ہیں۔ ان کی طرف بازگشت کرے کیوں کہ یہ گناہ کبیرہ میں داخل ہے اور اہل طریق کے نزدیک ارادہ کو ترک

کرنا ہے۔

رسولِ مقبول صلّی اللہ علیہ و آلہٖ و صحابہٖ وسلّم کی حدیث شریف میں ہے۔ "اپنی بخشش کا داسیں کرنے والا شل کتے کے ہے کہ قے کرتا ہے اور پھر اس کی طرف رجوع کرتا ہے" اور جس امر سے پیر نے باز رہنے کو ارشاد فرمایا اس کی بجا آوری اور فرماں برداری اس کو واجب ہے اور اگر کوئی تقصیر قیام میں برخلاف ارشاد پیر صاحب اس سے واقع ہو تو اس کو واجب ہے کہ اپنی تقصیر پہ پیر کو مطلع کرے تا کہ وہ اس کی فکر کرے اور خداوند تعالیٰ کی بارگاہ میں توفیق و آسانی و رستگاری کی مُرید کے واسطے دعا کرے۔

## آدابِ مُرشد

"فیض قلم جناب پیر سیّد غلام جیلانی شاہ صاحب صوفی قادری قدس اللہ سرّہٗ العزیز" طالبانِ صادق کو اپنے پیر کی صحبت میں ان فوائد کا خیال رکھنا چاہیئے ورنہ بجائے فائدہ کے نقصان ہو گا۔

۱۔ طالبِ صادق کو خاندانِ قادریہ میں سب سے پہلے عقیدہ اہل سُنّت وجماعت میں درست ہونا چاہیئے۔

۲۔ حضرت محمد فاضل الدین علیہ الرحمت کتاب بیان الانساب

میں فرماتے ہیں کہ طالبِ صادق کو یادداشت پیر کی تمام مشکلوں کو آسان کرنے والی ہے۔ طالبِ صادق کو چاہیئے کہ ہر وقت دل کی آنکھیں تصور پیر پہ اور معنے پیر پہ لگا دے۔

۳۔ طریقۂ تصوّر مذکورہ دو طرح پہ ہے ایک پیر کی ظاہری صورت ذہن نشین کرے دوسرا شجرہ شریف اور کرسی شریف کو یاد کرے جیسا پیغمبر صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرسی ہر مومن پہ یاد کرنی فرض ہے اسی طرح طالب پہ یہ فرض ہے۔

۴۔ دوسرا تصوّر معنوی پیر کے عادات و اخلاق اپنے میں پیدا کرے تاکہ اس مطالعہ کی برکت سے دل کو صفائی حاصل ہو۔

۵۔ طالب یہ اعتقاد رکھے کہ میرا مطلب اسی پیر سے حاصل ہوگا دوسرے کی طرف کبھی خیال نہ کرے۔ اس ہی نقصان ہے کیوں کہ رسم ہے اگر عورت بغیر اپنے خاوند کے کسی دوسرے پر نظر ڈالے یا سوا اجازتِ خاوند کے گھر سے باہر جاوے تو وہ عورت اپنے خاوند کے اور اپنے تمام خویش و اقارب کی آنکھوں میں خوار اور بے اختیار ہوگی تمام جہان جانتا ہے کہ اگر مرغی کا انڈا ایک سے خراب ہو جائے تو دنیا کی تمام مرغیاں بھی اس کو درست نہیں کر سکیتں۔ پیر کا مردود کیا ہوا کب مقبول ہو سکتا ہے جیسا کہ استاد کے عاق کی سب عبادت ضایع

ہو جاتی ہے پھر اگر استاد نظرِ رحمت نہ کرے تو درست نہیں ہو سکتا جب کہ علم ظاہری کی یہ حالت ہے تو باطنی علم کی کیا ہونی چاہیئے۔

۶۔ طالب ہر طرح سے مرشد کا فرمانبردار رہے اور دل و جان سے مرشد کی خدمت کرے اور اس کو خدا کی نزدیکی کا وسیلہ جانے۔

۷۔ جو کچھ مرشد فرمائے اس کو بجالائے اور ایسا نہ کرے کہ کوئی کام مرشد کو کرتے دیکھ کر آپ بھی کرنا شروع کر دے اس بات میں بہت باریکیاں ہیں۔ تندرست خواہ کچھ کھائے اس کو ڈر نہیں لیکن بیمار کو پرہیز ضروری کرنی چاہیئے۔ بیمار تندرست کی برابری نہیں کر سکتا۔

۸۔ جب مرشد کوئی یاد الٰہی کا طریقہ بتائے اسی کو کرنا چاہیئے اس کے سوا سب وظیفہ وغیرہ چھوڑ دینا چاہیئے۔ خواہ کسی بزرگ نے بتلایا ہو۔

۹۔ مرشد کی موجودگی میں ہمہ تن اس کی طرف خیال رکھنا چاہیئے یہاں تک کہ مرشد کی خدمت میں رہنا نفلی عبادت سے بہتر ہے۔

۱۰۔ ایسی جگہ نہ کھڑا ہو کہ اس کا سایہ مرشد کے بدن مبارک یا کپڑے مبارک یا سایہ مبارک پر پڑے۔

۱۱۔ مرشد کے مصلّے پر پاؤں نہ رکھے۔

۱۲- مرشد کے وضو اور طہارت کی جگہ آپ وضو یا طہارت نہ کرے۔

۱۳- مرشد کی استعمال شدہ چیز کو خود استعمال نہ کرے۔

۱۴- نہ مرشد کے آگے آگے چلے نہ برابر نہ زیادہ پیچھے بلکہ پاس پاس یا پیچھے رہے یا جس طرح حکم دیں ویسا کرے۔

۱۵- مرشد کے روبرو دوسرے سے کلام نہ کرے بلکہ کسی طرف خیال بھی نہ کرے۔

۱۶- دُور سے مرشد کو نہ پکارے یعنی آواز نہ مارے مجمع عام میں مرشد سے دلیرانہ بات نہ کرے۔

۱۷- مرشد کی طرف اپنے پاؤں نہ کرے اور نہ تھوکے۔

۱۸- مرشد کے قول و فعل پر اعتراض نہ کرے کیونکہ کامل کا کہنا الہام الٰہی کے مطابق ہوتا ہے اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا قصّہ یاد کرے۔

۱۹- مرشد کی کرامت کی خواہش نہ کرے اگر کوئی شبہ ہو تو فوراً مرشد سے ظاہر کرے اگر سمجھ میں نہ آئے تو اپنی سمجھ کا قصور جانے اور اگر مرشد جواب نہ دے تو خیال کرے کہ یہ امر جواب کے قابل نہیں۔ میں جواب کے لائق نہیں۔

۲۰۔ خواب یا مراقبہ میں جو امر معلوم ہو تو مرشد سے بیان کرے اگر خود تعبیر جانے۔ اگر اجازت دیں تو عرض کرے۔

۲۱۔ بے ضرورت بلا اجازت مرشد سے علیحدہ نہ ہو۔

۲۲۔ مرشد کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرے۔ اور مرشد کے روبرو بلند آواز سے کلام نہ کرے اور تھوڑی کلام کرے۔ جواب نہایت غور سے سُنے

۲۳۔ مرشد کی کلام کو لوگوں سے اس قدر بیان کرے جس کو لوگ سمجھ سکیں جو اُن کی سمجھ سے باہر ہو بیان نہ کرے۔

۲۴۔ مرشد کی بات کو رد نہ کرے۔ خواہ مُرید کی بات سچی ہو بلکہ یہ اعتقاد کرے کہ شیخ کی خطا میرے صواب سے بہتر ہے۔

۲۵۔ دوسرے شخص کی باتیں مرشد سے نہ کہنی شروع کردے بلکہ مطلب سے زیادہ مرشد سے گفتگو نہ کرے۔

۲۶۔ جو اچھا یا بُرا حال ہو سب مرشد سے عرض کرے اسلیئے کہ اگر حکیم سے ہی بیماری چھپائی گئی تو علاج کون کرے گا۔

۲۷۔ جو باطنی فیض مُرید پہ وارد ہو وہ سب اپنے پیر کی طرف سے جانے خواہ کسی شخص سے ظاہر ہو۔

۲۸۔ جب مُرشد مُرید کے پاس ہو تو سوا سخت ضرورت کے مُرشد

سے علیحدہ نہ ہو۔ بلا اجازت مرشد کی خدمت سے دُور نہ جائے اگر دور ہو تو کم سے کم سال میں ایک دفعہ پیر کی خدمت میں ضرور حاضر ہونا چاہیئے۔

۲۹۔ اگر مُرید توفیق مند ہو تو پیر کی دنیاوی ظاہری حاجتوں کا خود ذمہ دار بن جائے۔

۳۰۔ مرشد کے خلیفہ کے بھی یہی آداب ہیں۔ ماں، باپ اور استاد علم ظاہری کے آداب زیادہ ہیں۔ اس لیئے کہ ماں باپ بدن کی پرورش کرتے ہیں۔ جیسے کرتے ہیں اور استاد عقل کی پرورش کرتا ہے اور مرشد رُوح کی پرورش کرتا ہے۔ جیسے بدن میں رُوح سب چیز سے لطیف زیادہ اور اسی پر کلّی دارومدار ہے ایسا ہی اس کا پرورش کرنیوالا بھی سب سے لطیف زیادہ اور عالی قدر ہونا چاہیئے۔

## حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کی عوارف المعارف سے آدابِ مُرشد کا منظوم ترجمہ

## (ادب اوّل)

اپنے مرشد کو سمجھ بہرِ نظام
غوث ہے یا ہے مجدّد یا امام

اس زمانے میں کوئی اس سا کہیں
میری آنکھوں میں نظر آتا نہیں
غیر کی تعریف نہ کر پیشِ پیر
پیر اپنے کو سمجھ تُو بے نظیر
گرچہ لوگوں کی نظر میں ہو حقیر
باطنی معنوں میں وہ ہوگا امیر
غیر کی توصیف سے گر ہو الیف
رابطہ الفت کا ہووے گا ضعیف

## (ادب دوم)

شیخ کی صحبت کو لازم جان لے
یہ ادب ہے دوسرا تو مان لے
دل میں اپنے ٹھان لے اس بات کو
سب مُرادیں اور سب درجات کو
لوں گا میں اس شیخ کی ہی ذات سے
ہے یقیں میرا یہی ہر بات سے
اُن کی خدمت سے نہ غفلت کر کبھی

مال سے بھی جان سے بھی اے اخی

جسم میں میرے یہ جب تک جان ہے

دل میرا اس شیخ پہ قربان ہے

اس طرح سے جب عمل ہوئے میاں

دِل میں پلے عشق کا پھر تُو نشان

دِل سے نکلے بے تحاشا حق ھُو !

اللہ اللہ ہائے ہُو وہائے ہُو

## (ادبِ سوم)

اب ادب سوم بتاتا ہوں تجھے

غور سے سُن لے سناتا ہوں تجھے

شیخ کی خدمت سے تو غفلت نہ کر

شیخ کے ارشاد پہ ہر کام کر

مال کی زیادہ محبت سربسر

دل سے کھو دیتی ہے صحبت کا اثر

شیخ کے کہنے پہ کر تو خرچ مال

تا تجھے مِل جائے دولت بے زوال

شیخ جب کر لے گا تیرا امتحان
دے گا وہ نعمت جو ہو نعمت کی جان
راضی ہو تو شیخ کے فرمان پر
خواہ ہو سختی خواہ ہو راحت جان پر

## (ادب چہارم)

سُن ادب چوتھے کا تو مجھ سے بیان
کس طرح فرماتے ہیں شاہِ جہان
شیخ کے فرمان پر سب کام کر
تنگی تُرشی کا نہ دل میں نام کر
شیخ کے کاموں پہ مت کر اعتراض
ہے مناسب تجھ کو کرنا انقباض
خضرؑ و موسیٰؑ کا جو قصّہ ہے عیاں
دیکھ کر قرآن پڑھ لے اے جواں
خضرؑ سے موسیٰؑ جو کرتے تھے سوال
وہ جواب اس کا تھے دیتے باکمال

مال سے بھی جان سے بھی اے اخی

جسم میں میرے یہ جب تک جان ہے

دل میرا اس شیخ پہ قربان ہے

اس طرح سے جب عمل ہوئے میاں

دِل میں پلے عشق کا پھر تو نشان

دِل سے نکلے بے تحاشا حق ھُو!

اللہ اللہ ہائے ہُو وہائے ہو

## (ادب سوم)

اب ادب سوم بتاتا ہوں تجھے

غور سے سُن لے سناتا ہوں تجھے

شیخ کی خدمت سے تو غفلت نہ کر

شیخ کے ارشاد پہ ہر کام کر

مال کی زیادہ محبت سربسر

دل سے کھو دیتی ہے صحبت کا اثر

شیخ کے کہنے پہ کر تو خرچ مال

تا تجھے مِل جائے دولت بے زوال

شیخ جب کر لے گا تیرا امتحان
دے گا وہ نعمت جو ہو نعمت کی جان
راضی ہو تو شیخ کے فرمان پر
خواہ ہو سختی خواہ ہو راحت جان پر

## (ادب چہارم)

سُن ادب چوتھے کا تو مجھ سے بیان
کس طرح فرماتے ہیں شاہِ جہان
شیخ کے فرمان پر سب کام کر
تنگی تُرشی کا نہ دل میں نام کر
شیخ کے کاموں پہ مت کر اعتراض
ہے مناسب تجھ کو کرنا انقباض
خضرؑ و موسٰیؑ کا جو قصّہ ہے عیاں
دیکھ کر قرآن پڑھ لے اے جواں
خضرؑ سے موسٰیؑ جو کرتے تھے سوال
وہ جواب اس کا تھے دیتے باکمال

# (ادبِ پنجم)

دل کے کانوں سے ادب سُن پانچواں
میں سُناتا ہوں تجھے با عزّ و شاں
بے اجازت شیخ کے مت کام کر
دنیا کا ہو یا ہو دیں کا اے پسر
بے اجازت کھانا پینا بند کر
چلنے پھرنے سے نہ دل آنند کر
کھانے پینے پہننے میں کر سوال!
دے اجازت شیخ تو رکھ اسکا خیال
اس ادب کی شاہدی میں جابجا
ہے تصوّف کی کتابوں میں لکھا
لے گئے تشریف حضرت ایک رات
حجرۂ صدّیقؓ پہ عالی صفات
پڑھ رہے تھے وہ تہجّد کی نماز
چُپکے چُپکے پڑھتے تھے وہ اہلِ راز
بعد میں حضرت عمرؓ کے در پہ جا

## نفل پڑھنے کا سنا سب ماجرا

پڑھ رہے تھے وہ بآوازِ بلند
تاکہ ہو لوگوں کو حاصل وعظ و پند
دونوں یاروں کے عمل کو دیکھ بھال
واپس آئے حجرے میں شاہِ نوال
پھر تو دن میں دونوں یاروں کو بلا
ذکر کا ہر دو سے پوچھا ماجرا
پہلے تو صدیق رضؓ سے پوچھا بیاں
خفیہ پڑھنے کا بیاں کر ساتھ شاں
عرض کی صدیق رضؓ نے کہ اے جناب
تا ریا سے دور ہو کارِ ثواب
پھر عمر رضؓ سے پوچھا کہ تو بھی بتا!
اونچے پڑھنے سے تیرا مطلب ہے کیا
کی عمر رضؓ نے عرض کہ اے مہرباں
اونچے پڑھنے سے غرض میری یہاں
ہے جگانا نیند غفلت سے کہ تا!!
بندے حق کی بندگی لاویں بجا

آپ نے فرمایا گرچہ یہ عمل
دونوں کا جائز ہے اور ہے بے شل
کیوں کہ نیّت پر عمل کا ہے مدار
گر صحیح ہے تو عمل کو ہے وقار
ہر عمل بد ہے جو نیّت ہو خراب
ہو خرابی کا جواب اندر جواب
بس یہی اک قرب والی بات ہے
اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات ہے
پھر کیا فرمان یہ صدّیق رضؓ سے
بہت آہستہ نہ پڑھنا تُم اسے
پھر عمر رضؓ سے اس طرح فرمان کیا
مت بہت اونچا پڑھو اے باوفا
درمیانی چال پر دونوں چلو
راہ پسندیدہ یہی ہے ذات کو
دو جہاں کے بادشاہ کے حکم پر
دونوں یاروں نے بحق باندھی کمر
شیخ ہے نائب رسول اللہ کا

حکم اس کا حکم ہے اللہ کا
پڑھ اَطِیعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیعُوا الرَّسُول
اُولِی الاَمرِ مِنکُم تک اے بوالفضول
دم بدم آنے لگے بر جوشِ عشق
گہ رُلا دے گہ ہنسا دے جوشِ عشق
گاہ الا اللہ کا نعرہ کرے
گاہ اللہ اللہ کا دم بھرے
گاہ بانگِ مُرغ سے ہو وجد حال
غیر حق کے ہو نہ کچھ دل میں خیال
عِشق جب تجھ کو پڑھائے گا نماز
تب خشوعی حال کا کھل جائے راز
عِشق سے جب تو پڑھے قرآن کو
تب تو جانے وعدۂ رحمان کو
عِشق کا ہرگز نہ ہو مجھ سے بیان
لکھ ادب چھینویں کا باتاب وتوان

## (ادب ششم)

اب ادب چھیویں کا یاں پر بیان کر

شیخ کے خطرات پر تو دھیان کر

فعل تیرا شیخ کو ہو ناپسند

چھوڑ دے اس کو اگر ہے ہوشمند

شیخ کی نرمی پہ نہ مغرور ہو

ہو اگر مغرور قرنوں دور ہو

شیخ کے خلقوں پہ بھی مت ہو دلیر

سرکشی نفس کو جلدی لے گھیر

رفتہ رفتہ منزلِ مقصود پر

تو پہنچ جائے گا اس میں شک نہ کر

جس مقام اوپر ہے اس کو پہنچتا

لکھتے ہیں لاہوت اس کو صوفیاء

کر عمل تو بھی ادب پر اے جلال

تاکہ اس سے ہو تجھے حاصل وصال

## ادبِ ہفتم

لکھ ادب تو ساتواں اب اے فقیر

تاکہ اس تعمیل سے تو ہو امیر

اپنے کشف و حال و دیگر واقعات

یا نہ گزرے اور کوئی واردات

شیخ پر ظاہر کرنے تا وہ ولی

پوری وجہ سب اس کی صحت و سقم کی

طالب اپنے کو بتائے حال سے

تا وہ طالب اپنے علم اجمال سے

شیخ کے ارشاد پر کرے عمل

پائے عند اللہ اس کا اچھا پھل

پھر جو ہو ویں کشف اور یا واقعات

اس سوا یا اور ہو ویں واردات

خواہ ہو بیداری میں یا سونے میں ہوں

لیک دل کے ایک سو ہونے میں ہوں

اور اگر خود طالب اپنی رائے سے

خود عمل کر بیٹھے اور قاصر رہے

کیوں کہ پورا خود تو واقف نہیں

اپنی رائے سے ہے کر لیتا یقیں

اس سبب اس کو خسارہ جو نصیب
اور عمل ہو رائیگاں یا ہو معیب

## (ادب ہشتم)

شیخ صاحب جب کرے کوئی کلام
اچھی طرح سے سُن اسکو تا دوام
غور سے سُن اور بھی رہ منتظر
کہ کلام شیخ ہے کس راہ پر
اور کلام شیخ کو احکام حق
کا وسیلہ جانے پی کر جام حق
اور یہ بھی جان لیوے بالیقین
شیخ ہے گویا بحق اور ہے امین
یہ کلام شیخ ہے حق کا کلام
ہے بری حرص و ہوا سے بالتمام
اولیاء کا ہے یہی مسلک رہا
مولوی نے مثنوی میں ہے لکھا
گفتنِ اُو گفتنِ اللہ بود

رکن الدین شیخ ان کا ہے بے اشتباہ

رکن الدین بیٹے ہیں صدر الدین کے

اور وہ بیٹے بہاؤ الدین کے

نام پاک ان کا ہے زکریا لکھا

شیخ الاسلام لقب ہے اس شیخ کا

غوث عالم رتبہ تھا حق نے دیا

کیا بیان اس کا کرے کوئی مرتبا

شوق ہے جس کو دیکھو شانِ غوث

وہ کتابوں سے کرے پہچانِ غوث

اس کا مرقد پاک ہے ملتان میں

صورتِ انوار ہیں اور شان میں

لکھی ہے مخدوم اچی نے کتاب

نام ملفوظات ہے باحسنِ داب

واقعہ اس میں ہے اک ایسا لکھا

اک خلیفہ شیخ زکریا کا تھا

نام علی ہے اس خلیفہ کا لکھا

گزرا ہے یہ ایک دِن کا ماجرا

حجرے میں تھے غوثِ عالم سو رہے

ذاتِ حق سے محو تھے وہ ہو رہے

اور پنکھا ان کو کرتا تھا علی

پھر اسے پیشاب کی حاجت ہوئی

پنکھے کی جانب اشارہ کر دیا

جس سے پنکھا خود بخود ہلنے لگا

اتنے میں وہ غوث عالم جاگ اُٹھے

غیر حاضر حال میں پا کر اُسے

پنکھے والی اس نے گُستاخی جو کی!

آپ کے پس دل میں خفگی آ گئی

جب وہ واپس آن کر حاضر ہُوا

غوث العالم نے پھر اسکو یوں کہا

یہ کرامت تُو نے جو ظاہر کری!

یاں سے گستاخی تیری پائی گئی

ہم نے تجھ پہ بھُوک کو افسر کیا

سیر تُو ہرگز نہ ہوگا اے فتا

دربدر وہ مانگ کر کھانے لگا

نہ جہاں جانا تھا واں جانے لگا

خواہ مُنوں کھاتا مگر رُجتا نہ تھا

قول اُس کو اور کوئی سجتا نہ تھا

رفتہ رفتہ اِک ولائیت میں گیا

واں پہ اس کے پیر بھائیوں کا جتھا

خستہ حالی اس کی بیہ رونے لگا

حالِ پُرساں ہر کوئی ہونے لگا

بولا وہ کہ مجھ سے گستاخی ہوئی

سخت گستاخی و چالاکی ہوئی

بے ادب ہو کر بلا میں پھنس گیا

نفس نے تو کی خطا، میں پھنس گیا

تھا ہزاروں کوس کا وہ فاصلہ

لیک سچّے جذب کا تھا یہ صلہ

ان سے اک خادم وفا آئین نے

عرض کی حضرت بہاؤ الدّین سے

اے ہمارے پیر اے عالی شنا

بخش دیویں آپ اب اسکی خطا

آپ نے سب اس کی یہ بخشی خطا
روٹی کا اک ٹکڑا ابھی اس کو دیا

آپ نے ملتان سے اک ٹکڑا دیا
پکڑا اس خادم نے پھر کھا لیا

بھوک فوراً اس کی سب جاتی رہی
لیک پھر بھی طبع ڈر کھاتی رہی

اس کے موافق آیت پاک قرآن میں
حق نے نازل کی شرف اور شان میں

ہے وہ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
تا اِلیٰ وَرَسُوْلِہٖ تک دیکھ لو

یعنی اے ایمان والو حق کہے
تجھ کو اللہ اور نبی کے سامنے

پیش دستی تو نہ کرنی چاہیئے
کیوں کہ کچھ انسان نبی کے سامنے

حاضری میں شاہ دیں کی سربسر
بولتے تھے پہلے حضرت کے مقر

فتویٰ دیتے تو خدائے پاک نے

خالق الارضین والافلاک نے
یہ اتاری آئیت تا پھر لوگ سب
باز اس سبقت سے آئے بالسبب

## (ادب نہم)

اب ادب نوویں کا تو سن لے بیان
جب حضور شیخ میں آوے تو واں
اپنی آوازوں کو مت کرنا بلند
یہ بھی ہے ترکِ ادب اے ہوشمند
ایک دن کچھ درمیان شیخین کے
گفتگو واقع ہوئی بے زین کے
یاں تلک کہ ہو گئے وہ دو بدو
حق نے تب فرما دیا لَا تَرفَعُوا
بعد اس کے بات جب کرتا کوئی
یاں تلک کہ کرتا وہ آہستگی
پاس والے بھی نہ پوری سن سکے
پھر ہوئی آئیت یہ نازل آپ پے

پیشِ پیغمبر جو شخص آواز کو
پست رکھے گا وہ اہلِ راز کو
حق نے اس کا کر لیا ہے امتحاں
واسطے پرہیز گاری کے عیاں

## (ادب دہم)

اب ادب دسویں کو سُن اے مردِ خام
جب کرے تو شیخ اپنے سے کلام
کر بہت تھوڑی نہ کر زائد بیاں
رعبِ شیخ ہو جائیگا کم اے جواں
فیض تیرا اس سے ہو جائے گا بند
پھر نہ دیوے گا تجھے کچھ وعظ و پند
اور بھی تھا اک خطا کا راستہ
وہ تھا یہ کہ جب کرے کوئی ندا
یعنی جو حضرت سے کرتا تھا خطاب
کرتا احمد یا محمدؐ شیخ و شاب
حق نے فرمایا ادب قائم کرو

خاص ادب سے نام آنحضرت کا لو
پھر کوئی جب آپ سے کرتا کلام
سیّدی مولائی سے کرتا کلام
اور مصلّٰے اپنا آگے شیخ کے
نہ بچھاوے پر نماروں کے لیئے
یا سماع کے واسطے یہ کام ہو
اور ادب والے کا یہ انجام ہو
شیخ صاحب سے ہنسی بھی نہ کرے
تا ادب نہ شیخ کا جاتا رہے

## (ادب یازدھم)

اس کے آگے اب ادب سُن گیارہواں
تا ادب سے ہو تیرا دِل شادماں
جب کرے تو شیخ صاحب سے کلام
بولنے سے پہلے سوچ اے مرد خام
کہ فراغت شیخ کو ہے یا نہیں
پائے جب فرصت تو پھر ہو خوشہ چیں

اور جلدی بھی نہ کرنی چاہیئے
تا ادب پورا ہو تیرا شیخ سے

## (ادب دوازدہم)

اس کے آگے اب ادب سُن بارہواں
شیخ اپنے کی حضوری میں عیاں
مرتبے اپنے کو رکھ اندر نگاہ
حد سے بڑھ جانا سراسر ہے گناہ

## (ادب سیزدہم)

سُن لے اب تو تیرھواں مجھ سے ادب
شیخ کی ہر بات میں ہر اک سبب
اس کو اس کے غیر پہ ظاہر نہ کر
شاید اس میں بھید ہو کوئی مقر
شیخ اس کو مصلحت کے واسطے
پردہ رکھتا ہو عوام الناس سے
گر یہ اس کے غیر کو پہنچے خبر

پھیلے دنیا میں خرابی اور شرر

## (ادب چہاردھم)

ہے ادب یہ چودھواں اے خوشخصال

جو کرامت تجھ کو بخشے ذوالجلال

پیر صاحب سے نہ تو اس کو چھپا

ورنہ ہووے گی خرابی برملا

## (ادب پانزدھم)

یہ ادب ہے پندرھواں کر غور اسے

سُن کلام شیخ کو ہر طور سے

گر تُو ان باتوں کو لوگوں سے کہیں

لیکن ان کے حال کے موافق رہیں

بعض باتیں شیخ کے اسرار کی

یا رموزِ حرفِ کہن دلدار کی

بے سمجھ لوگ اس کو سمجھیں گے فضول

شیخ کا دل اس سے ہو دیگا ملول

اس لیے حکم نبی پر کار گر !

چاہیں تو جو بات اسے اظہار کر

نیک لوگوں کے موافق عقل کے

بات کا اظہار کرنا چاہیئے

حکم ہے یونہی دیا اللہ نے

اور رسولِ پاک عالی جاہ نے

جو کرو بات اے گروہِ انبیاء

لوگوں کی عقلوں کے موافق ہو سدا

نہ موافق اپنی عقلوں کے کرو

سہل ہے یہ بات اسکو جان لو

ہو گئے پورے ادب اس جا تمام

تا عمل اس پر کریں سب خاص و عام

اب قلم کو روک لے تو اے جلال

ہو گئے پورے ادب باحسن حال

# سندِ خلافت

شہد اللہ ان [illegible] العزیز الحکیم (۷۸۶ / ۱۸۲۱)

دربار
قادریہ فاضلیہ
بٹالہ شریف ضلع
گورداسپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی
علیٰ رسولہ الکریم والعاقبۃ للمتقین

امّا بعد! برادرِ شریعت و طریقت سیّد غلام جیلانی شاہ صوفی
کو اس ملک میں طالبین روحانیت سلسلہ قادریہ فاضلیہ کی خدمت و
ہدائیت کے لیئے خلافت دی جاتی ہے۔ ان کو اجازت ہے کہ سلسلہ قادریہ
میں لوگوں سے بیعت لیں جیسا کہ فقیر کو قطب زمانہ حضرت سیّد ظہور الحسن

دام برکاتہ نے اس سلسلہ میں بیعت لینے اور دوسروں کو مجاز بیعت

بنانے کی اجازت دی تھی علاوہ اس تلقین کی پابندی کے جو فقیر نے

سید غلام جیلانی شاہ صوفی کو زبانی کی ہے۔ ان سات باتوں پر بھی

ان کو عمل کرنا اور پیش نظر رکھنا ہو گا۔

(۱) اپنے ملک کے مجازی بادشاہ کا جس کے انتظام سے تم کو اور

تمہارے متوسلین کو اپنے فرائض شریعت وطریقت کی تکمیل میں آزادی

ہو۔ وفادار رہنا چاہیئے۔ بلکہ جب تم دیکھو کہ تمہارے بادشاہ کو انصاف

اور امن قائم کرنے میں تمہاری ضرورت ہو تو تم خود اور تمہارے سب

مُریدجان ومال سے انصاف اور امن کی مدد کرو کہ باطن اور

روحانیت کی تکمیل عدل ظاہری اور گرد و پیش کے ملکی امن پر بہت

کچھ منحصر ہے۔

(۲) تم کو اپنی روزی خود کسب اور محنت سے پیدا کرنی چاہیئے

مریدوں کی نذر و نیاز کا امیدوار رہنا تم کو حرام ہے اگر تم کو بطور نذر

وہدیہ کے خود ملے تو اس کو رَد نہ کرو لے لو۔ مگر زبان وخیال کو طلب

ہدیہ ونذر سے پاک رکھو۔ گویا آئے تو عطیۂ غیب تصوّر کرے نہ

آئے تو اس کی جستجو نہ کرو۔

(۳) تم کو یہ ملک بادشاہی کے لیئے نہیں ملا۔ بلکہ تُم ایک بہت

بڑے علاقے کے خادم بنائے گئے ہو۔ اس واسطے تمہارا برتاؤ اور سلوک مُریدوں اور طالبوں سے بزرگانہ نہیں ہو بلکہ خادمانہ ہونا چاہیئے جیسا کہ تمہارے قادریہ مشائخ نے کیا تھا۔ جنہوں نے سب سے پہلے تمام ملکوں میں اسلام کی اشاعت کی۔

(۴) آج سے تمہاری بشری خودداری کو خدمت خلق خدا پر قربان کیا جاتا ہے لہٰذا ادنیٰ سے ادنیٰ اور غریب سے غریب آدمی کی خدمت جو دائرہ شریعت وطریقت کے اندر ہو تم پر فرض ہے تم بیماروں کی خبرگیری کرو تم محتاجوں کے کام آؤ۔ ہر قوم کے یتیم پر رحم کرو۔ ہر قوم کے بوڑھے کا وقار ملحوظ رکھو۔

(۵) مُرید تمہارے بال بچے ہیں۔ ان کی بدمزاجی اور ضد برداشت کرو۔ ان کی ظاہری وباطنی راحت کو اپنی راحت سے مقدم جانو لیکن اگر کوئی بات ان میں خلافِ شریعت وطریقت دیکھو تو تم کو تنبیہہ وسزا کا بھی پُورا اختیار ہے۔

(۶) یاد رکھو تم ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے ہو جس میں ہر شخص اپنی حفاظت کا خود ذمہ دار ہے اس لئے پرانے زمانے کی کسرِ نفسی کے ہر وقت پابند نہ رہنا۔ اگر تمہارے مذہب یا عقیدہ یا سلسلہ پر ناجائز حملہ ہو تو تم بھی ترکی بہ ترکی جواب دو۔ اور دب کر خاموش نہ رہو۔

مگر زیادتی بھی نہ کرو۔ تمہارے ملک میں جتنی غیر مسلم قومیں ہیں ہندو، پارسی عیسائی وغیرہ ان سب سے برادرانہ محبت کا برتاؤ کرو۔ اور ان کی تکلیف میں تم کو مدد کرنا ایسا ہی فرض ہے جیسا کہ مسلمانوں کی نصرت تم پر لازم کی گئی۔ دعا، تعویذ اور تمام روحانی معالجات میں کسی قوم کی کسی مذہب و رنگ کی تخصیص نہ کرو۔ کسی کمینی یا چھوٹی ذات کا انسان ہو اس کو اپنا فیض بانٹ دو کہ تم کو دوسروں کی تقسیم کے لئے یہ نعمت ملی ہے۔

(۷) اب تم پانی پت جاکر حضرت مجھے گل حسن صاحب دام برکاتہ، کی خدمت میں جب تک آپ فرمائیں رہو۔ اور جو کچھ ارشاد فرماویں بجان و دل اس پر عمل کرو۔

میں اب ان سات نصیحتوں کے بعد اس سند کو مکمل کر کے تم کو دیتا ہوں۔ میری اور تمام قادریوں کی طرف سے یہ سند تم کو مبارک ہو۔ آمین ثم آمین!

سید نذر محی الدین قادری
سجادہ نشین ٹیالہ شریف

# آدابِ مُرشد

## حضرت شیخ احمد سرہندی یعنی مجدّد الف ثانی

کی مُصنّفہ کتاب مکتوباتِ ربّانی جلد سوُم سے آدابِ مرشد کا سلیس اُردو ترجمہ

طالب کو چاہیئے کہ اپنے دل کو تمام اطراف سے پھیر کر اپنے مرشد کی طرف متوجہ کرے اور پھر پیر کی خدمت میں اس کے اذن کے بغیر نوافل اور اذکار میں مشغول نہ ہو اور اس کے حضور میں اس کے سوا کسی اور کی طرف متوجہ نہ ہو اور بالکل اسی کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھا رہے۔ حتیٰ کہ جب تک وہ امر نہ کرے ذکر میں مشغول نہ ہو اور اس کے حضور میں نماز فرض و سنّت کے سوا کچھ ادا نہ کرے۔

کسی بادشاہ کی نقل کرتے ہیں کہ اس کا وزیر اس کے سامنے کھڑا تھا۔ اتفاقاً وزیر کی نظر اس کے اپنے کپڑے پر جا پڑی اور اس کے بند کو اپنے ہاتھ سے درست کرنے لگا۔

اس حال میں جب بادشاہ نے اسے دیکھا کہ میرے سوا کسی اور کی طرف متوجہ ہے تو جھڑک کر فرمایا کہ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میرا وزیر ہو کر میرے حضور میں اپنے کپڑے کے بند کی طرف توجّہ کرے تو سوچنا

چاہیئے کہ جب کمینی دنیا کے وسائل کے لیئے چھوٹے چھوٹے آداب ضروری ہیں تو وصول اِلی اللہ کے وسائل کے لیئے ان آداب کی رعائت نہائت ہی کامل طور پر ضروری ہو گی اور جہاں تک ہو سکے ایسی جگہ بھی کھڑا نہ ہو کہ اس کا سایہ پیر کے کپڑے یا سایہ پر پڑتا ہو اور اس کے مصلّے پر پاؤں نہ رکھے اور اس کی جائے وضو میں خود وضو نہ کرے اور اس کے خاص برتنوں میں پانی نہ پیئے، کھانا نہ کھائے اور کسی سے گفتگو نہ کرے بلکہ کسی اور کی طرف متوجہ نہ ہو اور پیر کی غیبت یعنی عدم موجودگی میں جہاں کہ وہ رہتا ہو اس طرف پاؤں دراز نہ کرے اور تھوک بھی اس طرف نہ پھینکے اور جو کچھ پیر سے صادر ہو اس کو صواب و بہتر جانے اگرچہ بظاہر بہتر معلوم نہ ہو۔ کیوں کہ جو کچھ وہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے اذن سے کرتا ہے اس کی تقدیر پر اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں اگرچہ بعض صورتوں میں اس کے الہام میں خطا کا ہونا ممکن ہو لیکن خطائے الہامی خطائے اجتہادی کی طرح ہے اور ملامت و اعتراض اس پر جائز نہیں اور نیز جب اس کو پیر سے محبت ہے تو جو کچھ محبوب سے صادر ہوتا ہے محب کی نظروں میں محبوب ہی دکھائی دیتا ہے پھر اعتراض کی کیا مجال ہے، اور کھانے پینے اور پہننے اور چھوٹے بڑے کاموں میں پیر ہی کی اقتداء کرنی چاہیئے اور نماز کو بھی اسی طرز پر ادا کرنا چاہیئے اور فقہ بھی اس کے طریق عمل سے سیکھنی چاہیئے۔

آنکہ در سرائے نگاریست فارغ است
از باغ و بوستان و تماشائے لالہ زار

(ترجمہ) وہ شخص جس کے گھر میں گلزار خود یگانہ ہو غیروں کے باغ دیکھنے کی حاجت نہیں ہے اس کو اور اس کے حرکات و سکنات میں کسی قسم کا اعتراض نہ کرنا چاہئیے۔ اور اگرچہ وہ اعتراض رائی کے دانے جتنا ہو کیوں کہ اعتراض سے سوائے مایوسی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور تمام مخلوقات میں سے بدبخت وہ شخص ہے جو اس بزرگ گروہ کا عیب بین ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس بلائے عظیم سے بچائے اور اپنے پیر سے خوارق و کرامات طلب نہ کرے اگرچہ وہ طلب خطرات اور وساوس کے طریق پر ہو۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ کسی مومن نے پیغمبر سے معجزہ طلب نہیں کیا معجزہ طلب کرنا کافروں اور منکروں کا کام ہے۔

معجزات از بہر قہر دشمن است
بوئے جنسیت پے دل بردن است
موجب ایمان نباشد معجزات
بوئے جنسیت کند جذب صفات

(ترجمہ) قہر دشمن کے لئے ہیں معجزے
بوئے جنسیت دلوں کو کھینچ لے

موجب ایماں نہیں ہیں معجزے
بوئے جنسیت وصف کو کھینچ لے

اگر دل میں کوئی شبہ پیدا ہو۔ بے توقف عرض کر دے اگر حل نہ ہو اپنی تقصیر سمجھے اور پیر کی طرف کسی قسم کی کوتاہی یا عیب نہ کرے اور جو واقع ظاہر ہو پیر سے پوشیدہ نہ رکھے اور واقعات تعبیر اسی سے دریافت کرے اور جو تعبیر طلب پر ظاہر ہو وہ بھی عرض کرے اور اپنے کشف پر ہرگز بھروسہ نہ کرے کیونکہ اس جہان میں حق و باطل کے ساتھ اور خطا صواب کے ساتھ ملا جلا ہے۔ اور بے ضرورت و بے اذن اس سے جدا نہ ہو کیونکہ اس کے غیر کو اس کے اوپر اختیار کرنا ارادت کے خلاف ہے۔ اور اپنی آواز کو اس کی آواز سے بلند نہ کرے اور بلند آواز سے اس کے ساتھ گفتگو نہ کرے کہ بے ادبی میں داخل ہے۔ اور جو فیض و فتوح اس کو پہنچے اس کو اپنے پیر کے ذریعے سمجھے اور اگر واقع میں دیکھے فیض اور مشائخ سے پہنچا ہے اس کو بھی اپنے ہی پیر سے جانے اور جان لے کہ ادب پیر تمام کمالات اور فیوض کا جامع ہے۔ پیر کا خاص فیض پیر کے خاص استعداد کے مناسب اس شیخ کے کمال کے موافق جس سے بصورت افاضہ ظاہر ہوتی ہے مرید کو پہنچا ہے اور وہ پیر کے لطائف میں سے ایک لطیفہ ہے جس کے مناسب

وہ فیض رکھتا ہے اور اس شیخ کی صورت میں ظاہر ہوا ہے محبت کے غلبہ کے باعث مُرید نے اس کو دوسرا شیخ خیال کیا ہے اور فیض اس سے جانا ہے یہ بڑا بھاری مغالطہ ہے۔ اللہ تعالیٰ لغزش سے نگاہ رکھے اور سیّد البشر صلّی اللہ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلّم کے طفیل پیر کے اعتقاد اور محبّت کو ثابت قدم رکھّے غرض الطّریق کُلّہٗ ادبٌ مثل مشہور ہے۔ کوئی بے ادب خدا تک نہیں پہنچتا اور اگر مُرید بعض آداب کے بجا لانے میں اپنے آپ کو قصوروار جانے اور کماحقہٗ تمام ادا نہ کر سکے اور کوشش کرنے کے بعد بھی اس سے عہدہ بر اُ نہ ہو سکے تو معاف ہے لیکن اس کو اپنے قصور کا اقرار کرنا ضروری ہے اور اگر نعوذ باللہ آداب کی رعایت بھی نہ کرے اور اپنے آپ کو قصوروار بھی نہ جانے تو وہ ان بزرگوں کی برکات سے محروم رہتا ہے۔

# توریت کے بارہ احکام

## منتخبہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں نے توریت سے بارہ کلمات اخذ کئے ہیں جن پر روزانہ تین مرتبہ غور کرتا ہوں اور وہ یہ ہیں۔

**کلمہ اوّل**:۔ حق جل و علا فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم تجھ کو کسی حاکم اور دشمن حتیٰ کہ جنّ اور شیطان سے بھی جب تک میری حکومت یعنی بادشاہی باقی ہے ہرگز نہ ڈرنا چاہیئے۔

**کلمہ دوم**:۔ اے آدم کے بیٹے تو کسی قوت اور طاقت اور کسی کے باعث روزی ہونے کے سبّب مرعوب نہ ہو۔ جب تک کہ میرے خزانہ میں تیرا رزق باقی ہے اور میں تیرا حافظ ہوں اور یاد رکھ کہ میرا خزانہ غیر فانی اور میری طاقت باقی رہنے والی ہے۔

**کلمہ سوم**:۔ اے بیٹے آدم کے جب تو ہر طرف سے عاجز ہو جائے اور کہیں سے کچھ بھی تجھ کو نہ ملے اور کوئی تیری فریاد سننے والا نہ ہو ایسی کس مپرسی کی حالت میں اگر تو مجھ کو یاد کرے اور مجھ سے مانگے تو میں یقیناً تیری فریاد کو پہنچوں گا اور جو تو طلب کرے گا وہ دوں گا کیونکہ

میں سب کا حاجت روا اور دعاؤں کا قبول کرنے والا ہوں۔

**کلمہ چہارم** :- اے اولادِ آدم میں یہ تحقیق تجھ کو دوست رکھتا ہوں تجھے بھی چاہیئے کہ میرا ہو جا اور مجھے دوست رکھ۔

**کلمہ پنجم** :- اے آدم کے بیٹے جب تک تو پلصراط سے پار نہ ہو جائے تو میری جانب سے بے فکر مت رہ۔

**کلمۂ ششم** :- اے آدم کے بیٹے میں نے تجھے مٹی سے پیدا کیا اور نطفہ کو رحم مادر میں ڈال کر اس کو جما ہوا خون کر کے گوشت کا ایک لوتھڑا بنایا پھر رنگ و صورت اور شکل تجویز کر کے ہڈیوں کا ایک خول تیار کیا پھر اس کو انسانی لباس پہنا کر اپنی رُوح اس میں پھُونکی پھر مدّت معیّنہ کے بعد تجھ کو عالم اسباب میں موجود کر دیا۔ تیری اس ساخت اور ایجاد میں مجھے کسی قسم کی دشواری پیش نہیں آئی بس اب تو سمجھ لے کہ جس قدرت نے ایسے عجیب اُمور کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ کیا وہ تجھ کو دو روٹی نہ دے سکے گی پھر تو کس وجہ سے مجھ کو چھوڑ کر غیر سے طلب کرتا ہے۔

**کلمۂ ہفتم** :- اے آدم کے بیٹے دنیا کی تمام چیزیں تیرے ہی واسطے پیدا کی ہیں اور تجھے خالص اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا مگر افسوس تُو نے ان اشیاء پر جو تیرے لئے پیدا کی گئی تھیں اپنے آپ کو قربان کر دیا اور مجھ کو بھُول گیا

**کلمہ ہشتم :-** اے آدم کے بیٹے دنیا کی تمام چیزیں اور تمام انسان مجھے اپنے لیئے چاہتے ہیں اور میں تجھ کو صرف تیرے ہی لیئے چاہتا ہوں اور تو مجھ سے بھاگتا ہے۔

**کلمہ نہم :-** اے آدم کے بیٹے تو اپنی اغراضِ نفسانی کی وجہ سے مجھ پہ تو غصّہ کرتا ہے مگر اپنے نفس پر میرے لیئے کبھی غصّہ نہیں ہوتا۔

**کلمہ دہم :-** اے آدم کے بیٹے تیرے اوپر میرے حقوق ہیں اور مجھ پر تیری روزی رسانی۔ مگر اکثر تو میرے حقوق کی پرواہ نہیں کرتا۔ بلکہ اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ لیکن میں پھر بھی تیرے کردار پر خیال نہ کرتے ہوئے برابر تجھے رزق پہنچاتا رہتا ہوں اور اس کے خلاف نہیں کرتا۔

**کلمہ یازدہم :-** اے بیٹے آدم کے تو کل کی روزی بھی مجھ سے آج ہی طلب کرتا ہے اور میں تجھے اس روز کے فرائض کی بجا آوری آج نہیں چاہتا۔

**کلمہ دوازدہم :-** اے آدم کے بیٹے اگر تو اپنی اس چیز پہ جو میں نے تیرے مقسوم میں مقدر کر دی ہے راضی ہوا تو بہت راحت اور آسائش سے رہے گا۔ اور اگر تو اس کے خلاف میری تقدیر سے جھگڑا اور اپنے مقسوم پہ راضی نہ ہوا تو یاد رکھ کہ میں تجھ پہ دنیا کو مسلّط

کر دوں گا۔ وہ تجھے خراب وخستہ کرے گی۔ اور تو کتوں کی طرح دروازوں پر مارا مارا پھرے گا۔ مگر پھر بھی تجھ کو اسی قدر ملے گا جو میں نے تیرے لئے مقرر کر دیا ہے۔

---

**سوال :-** جیسے کہ ہر ایک مسلمان کے اوپر پانچ بنا شریعت کے فرض ہیں۔ ویسے ہی طریقت کے بنا درویش کے اوپر فرض ہیں۔ وہ کون سے ہیں۔

## جواب - گیاراں اسماء جناب غوث پاک

## محی الدین

(١) یا سید محی الدین
(٢) یا سلطان محی الدین
(٣) یا فقیر محی الدین
(٤) یا خواجہ محی الدین
(٥) یا مخدوم محی الدین
(٦) یا غریب محی الدین
(٧) یا بادشاہ محی الدین
(٨) یا شیخ محی الدین
(٩) یا درویش محی الدین
(١٠) یا ولی محی الدین
(١١) یا مولانا محی الدین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ج لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ○ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ط اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ○ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ط

---

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ج ○ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا

عَبَدْتُّمْ ۝ۙ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ۚ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ اس کو تین بار پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۝ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝ۙ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ۝ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ۝ مٰلِكِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ۝ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ۝ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ۝ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ۝

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

الٓمّٓ ۝ۚ ذٰلِكَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۚۛ فِیۡہِ ۚ۝ ہُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۙ۝ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۙ۝ وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡكَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ۝ وَ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ؕ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰی ہُدًی مِّنۡ رَّبِّہِمۡ ٭ وَ اُولٰٓئِكَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝ اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۝ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ۝ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ (یہاں انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگاؤ) اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ وَ لٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا ۝

۝ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی وَلَدِہِ السَّیِّدِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلِیِّ الْحَسَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

## ثوابِ تکبیر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

## بخشنے کا طریقہ

الٰہی اس ختم شریف اور درود شریف کا ثواب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحِ مبارک اور تمام انبیاءِ کرام کی ارواح کو بخش

اور رسولِ پاک کی ازواج مطہرات۔ صحابۂ کرام۔ اہل بیت اطہار۔ عشرہ مبشرہ۔ آئمۃ الطاہرین۔ شہدائے عظام۔ اولیائے کرام۔ مومنین مومنات سب کی ارواح کو بخش۔ بزرگانِ قادریہ کی ارواح کو اور گھر کے بندے جو فوت ہو چکے ہیں ان کا نام لو۔ ان کی ارواح کو بخشو اور دعائے قادری فاضلی پڑھو۔ جو ذیل میں ہے۔

## دُعائے قادری فاضلی

الٰہی فیوضات و برکات روز افزوں نُوْدِ ظہُوْدِ ایں خاندان عالیہ قادریہ فاضلیہ ہمیشہ برقرار و علی الدوام قائم و دائم تا یوم قیامت از عنایتِ کرم تو ماند

یَا رَحِیْمُ  یَا کَرِیْمُ  یَا قَائِمُ  یَا دَائِمُ
یَا حَیُّ  یَا قَیُّوْمُ  یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

وَ اعدائے ایں خاندان مخزول و مقہور و از ہر دربار مردود مطرود ماند۔

یَا مَانِعُ  یَا دَافِعُ  یَا جَبَّارُ  یَا قَہَّارُ
بحق حٰمٓ  عٓسٓقٓ  کٓہٰیٰعٓصٓ

الٰہی بحرمت سید الکونین ۔ رسول الثقلین شمس فیضان ۔ زیب مسند افاضت وافادت مرشد الوقت سید محمد انور جیلانی بن سید غلام جیلانی از برافق فرق تفاخر دارین منور فرمایا۔ نور الانوار یا مظہر الاسرار بحرمت النبی سید الابرار و آلہ الاطہار و اصحابہ الاخیار و بحق یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ ۔

مریدوں کو رہے یارب نہ اندوہ پریشانی
مرادیں سب کی ہوں پوری بحق شاہِ جیلانی

قادرا قدرت تو داری بر کمال
اَنتَ رَبّیِ اَنتَ حَسبیِ ذُوالجلالِ

# شجرہ شریف مختصر
## بزبانِ پنجابی

---

سب تعریف خداوند تائیں مشرق مغرب دا جو سائیں
ر اس دے سب کرن ثنائیں رہا ثابت رکھ ایمان
یارب مشکل کر آسان
لکھ درود کروڑ سلاماں پاک محمد آل اماماں

کرو قبول سلام غلاماں　　صدقہ شاہ علیؓ مردان

یارب مشکل کر آسان

سیّد پیر انور جیلانی　　ان کا باپ غلام جیلانیؒ

جن پہ رحم سدا رحمانی　　رتبہ ان کا عالی شان

یارب مشکل کر آسان

نذر محی الدّینؒ عالی پیر　　ظہور الحسینؓ لیے سکھ سر پیر

حسین شاہؒ جن کا دادا پیر　　احمد شاہؒ توں بل بل جان

یارب مشکل کر آسان

محمّد شاہؒ جی واہ دا نوری　　غلام غوثؒ تدھ پالیو پوری

غلام قادرؒ ہیں وچہ حضوری　　فاضل شاہؒ دی سب امان

یارب مشکل کر آسان

محمّد افضلؒ نوں افضل جانوں　　ابو محمّدؒ رہبر مانوں

شیخ طاہرؒ ہے بالا شانوں　　شہ سکندرؒ کنتھیلی مان

یارب مشکل کر آسان

مکمّل کامل شاہ کمالؒ　　شاہ فضیلؒ کے ہیں وہ لال

شمس الدّینؒ ہے نونہال　　عارف باللہ شاہؒ رحمان

یارب مشکل کر آسان

شمس الدینؒ ہے شمس اجالا
شاہ عقیلؒ ہے پیر نرالا
بہاؤ الدینؒ ہے بدر کمالا
عبدالوہابؒ توں ہاں قربان
یارَبّ مشکل کر آسان

شاہ شرف الدینؒ سیّد پاک
پیراں کے ہیں عبد الرزاقؒ
محیّ الدینؒ ہے قطب لولاک
ابو سعیدؒ مخدوم الشان
یارَبّ مشکل کر آسان

ابو الحسنؒ طرطوسی پیر
ابو یوسف ہیں صاحب سریر
عبد الواحدؒ پیر کبیر
شاہ شبلیؒ ہیں شیر رحمان
یارَبّ مشکل کر آسان

حضرت شاہ جنیدؒ بغدادی
سری سقطیؒ سری عادی
حضرت کرخیؒ بخش آزادی
موسیٰؑ رضا ہیں صاحب عرفان
یارَبّ مشکل کر آسان

امام کاظمؑ ہیں صاحب دین
جعفر صادقؑ اہل الیقین
امام باقرؑ ہیں قطب معین
زین العابدینؑ زیب جہان
یارَبّ مشکل کر آسان

سر شہیداں شاہ حسینؑ
علیؑ ولی کے نور العین
ختم رسولاں شاہ ثقلین
جبرئیلؑ ہے وچہ فرمان

یارب مشکل کر آسان

. . . . . دی عرض قبول — وچہ دنیا نہ رہے ملول

ہر دم رہے وصال وصول — مرشد اپنے توں قربان

یارب مشکل کر آسان

شجرہ پڑھن پڑھاون والے — لین بہشتیں مقام نرالے

دیہن شراب طہور پیالے — غوث الاعظم شاہ جیلان

یارب مشکل کر آسان

# شجرہ شریف مرشدی

## منظوم بزبانِ اردو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے خدا کر رحم ذاتِ کبریا کے واسطے
عاجزوں پہ کرم خیر الوریٰ کے واسطے

فضل کر مجھ پہ بحق آل و اصحاب المخصوص
مرتضیٰؓ و فاطمہؓ خیر النساء کے واسطے

حضرت حسنینؓ و زین العابدینؓ باقرؓ امام
جعفر و کاظم علی موسیٰ رضا کے واسطے

حضرت خواجہ معروف کرخیؒ سری سقطی ولی
ہم جنیدؒ و شیخ شبلیؒ مقتداء کے واسطے

بوالفضلؒ بو یوسف طرطوسی و قرشی ولی
بوالحسنؒ اور بوسعید اہلِ ھُدا کے واسطے

سیّد سلطان عبدالقادرؒ محبوبِ حق
غوث محی الدین نورِ مصطفےٰ کے واسطے

تاج الدینؒ عبدالرزاقؒ شرف الدین عبدالوہابؒ
شاہ بہاؤ الدین ولی خوش لقا کے واسطے

شاہِ عقیلؒ و شمس الدین و شاہ رحمان گدا
شمس الدینؒ ثانی گدائے مصطفےٰ کے واسطے

شاہ فضیلؒ و شاہ کمالؒ اور شاہ سکندر قادری
شیخ طاہر بو محمد پیشوا کے واسطے

شاہ محمد افضل اور شاہ فاضل الدین بوالفرح
شاہِ غلام قادر صاحبِ صفا کے واسطے

شاہ غلام غوثؒ اور سید محمد شاہ ولی

سیّد احمد شاہ ہادی رہنما کے واسطے

حضرت شاہ حسینؒ اور سیّد بوالبرکتؒ ولی

شاہ ظہور ابن الحسینؒ ذوالعطا کے واسطے

نائب غوث معظم کامل و مقبول حق

نذر محی الدین دام برکاتہٗ پیر ماہِ لقا کے واسطے

حضرت سیّد محمد انور جیلانی دام برکاتہٗ حلیم

نور چشم شاہ غلام جیلانؒ پیشوا کے واسطے

شوق اپنا حب حضرات اور قطع عیب بخش

خاندانِ فاضل و غوث العلے کے واسطے

# حلیہ شریف

## حضرت قطب الاقطاب شیخ السمٰوات والارضین سیّد عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پاک رسول اللہ دے نوروں محی الدین گیلانی

قطب ستاریوں روشن سجانی اندر دوہیں جہانی

دوہتے خاص حبیب الٰہی فاطمہ خاتون جائے

شاہ علی دے جگر پیارے باغ حسن بھیں آئے

بو صالح دی پشتوں جانی نکل سہیل ستارہ

کل عالم نوں روشن کیتا دو جگ نور سہارہ

وچہ گیلان لیائے حضرت جرم سو موار دھاڑے

شاہ ولائیت ظاہر ہوئے کون کون دم مارے

وقت سعیدے زہرہ مشتی اسدم وچہ قرانے

نورو نور ہویا جگ سارا خوشی ہوئی آسمانے

وال مبارک روشن نوروں سر حضرت دے جانی

ہر اک ذکر الٰہی اندر تیز طرار پچھانی

سر اک ستر الٰہی آہا قدرت بھیں معموری

جیوں کر دُر یگانہ چمکے لاٹاں مارے نوری

پاک عمامہ حضرت والا سبز سنہری رشماں

کاری گر نے بُنیا اسنوں نال عجائب قسماں

رنگ مبارک چہرہ حضرت گورا بہت پچھانی

سُرخی لاٹاں مارے وِچّوں جیوں یاقوت ربانی

یُوسف بھیں کئی چھپے ودھ جمالوں آہے

حُور بھی پاک جمال جنابی ویکھ دیاں شرماوے

متّھا مہر منوّر ایسا ڈِٹھیاں ہوش بھلاوے

گنہگاراں دے دل دی ظلمت پلو چہ دور ہٹاوے

چشماں چشمے فیض الٰہی اکّو جیہے جانی

اگے پِچھے نظر برابر ذرّہ شک نہ جانی

بینی بہت بدر تھیں روشن کیہا کُجھ نہ جائے

ڈِٹھیاں ذات اسم دا جلوہ جھّلے مُول نہ کائی

واہ والب ہیں لعل یاقوتی ذکر الٰہی کردے

قُم بِاذنی بولن جس دم مُردے زندہ کردے

دند مبارک سُچّے موتی دُوروں پئے چمکدے

گویا تارے نور فوارے چھڈ رشماں ڈھکیندے

ریش مبارک لمبی چوڑی چمکے نُور سیاہی

آواز اُچّی تے تھوڑی کاہلی سن حیرت ہو جائی

ہتھ رُومال سُنہری آسا پڑھدے حمد ربّانی

ایسے سخی دو جگ دے اندر نہ کوئی انہاں ثانی

سینہ صاف مثل آئینہ کیتا پاک الٰہی!

سب قدرت اس خالق والی جس وچ مخفی آہی

ایسا قد میانہ حضرت ڈٹھیاں دل نوں بھاوے

نازک بدن ملوک بھی آہے صفت نہ کیتی جاوے

مینوں آس وصل دی آہی جے رب کر دے پوری

سگ دربار فاضل دے تائیں بخشو خاص حضوری

ہر دم پیا پکاراں دل تھیں غوث الاعظم صمدانی

وچہ جدائی رووان حضرت بھٹ میری زندگانی

کر کر یاد آثار تساڈے دل تھیں آہیں ماراں

رات دنے وچہ خواب بیداری اعظم نام پکاراں

میراں نام پکاراں ہر دم جب تک ہے زندگانی

وقت مرگ بھی نکلے مونہہ تھیں محی الدین گیلانی

# شجرہ شریف نسبی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ فَاتِحِ اَقۡفَالِ الۡقُلُوۡبِ بِذِکۡرِهٖ

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیئے ثابت ہیں جو دلوں کے قفل اپنے ذکر سے کھولنے والا ہے۔

وَكَاشِفِ اَسْتَارِ الْغُيُوْبِ بِبِرِّهٖ ۔ اور اپنے فضل وکرم سے غیبوں کے پردے کھولنے والا ہے۔

وَرَافِعِ اَعْلَامِ الزِّيَادَةِ لِلْقَائِهٖ بِشُكْرِهٖ ۔
اور شکر سے زیادتی ملاقات کے جھنڈے بلند کرنے والا ہے۔

اَحْمَدُهٗ عَلٰى اَنْ جَعَلَنَا مِنْ اَهْلِ تَوْحِيْدِهٖ
میں اسکی حمد وستائش کرتا ہوں جس نے ہمیں توحید والوں سے بنایا ہے

وَاَشْكُرُهٗ طَالِباً بِفَضْلِهٖ وَمَزِيْدِهٖ
اور اس کا شکر کرتا ہوں اس سے زیادہ فضل کا طالب ہوں۔

وَاُصَلِّيْ وَاُسَلِّمُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ انبيائهٖ وَعَبِيْدِهٖ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ الْحَافِرِيْنَ لِطَوِيْلِ الْفَضْلِ الْفَضْلِ وَمَدِيْدِهٖ ۔

اور میں صلوٰۃ وسلام بھیجتا ہوں اپنے سیّد وسرور صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلّم پر جو تمام نبیوں سے افضل ہیں اور ان کے غلاموں اور ان کی آل اور اصحابہؓ کرامؓ پر جنھوں نے اللہ تعالیٰ کا بے بہا فضل وکرم حاصل کیا۔

اَمَّا بَعْدُ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ الْفَقِيْرُ الْمُقِرُّ بِالْعَجْزِ وَالتَّقْصِيْرِ الرَّاجِيْ عَفْوَ رَبِّهِ الْوَلِيِّ السَّيِّد

انورجیلانیؔ قادری بن سیّد غلام جیلانی قدّس سرہٗ۔

حمد و ثناء کے بعد یہ بندۂ فقیر جسے اپنی عاجزی اور تقصیر کا پورا پورا اعتراف ہے اور اپنے ربّ مہربان کی بخشش کا امیدوار ہے یعنی سیّد انور جیلانی قادری فاضلی ابن حضرت قبلۃ العارفین سیّد غلام جیلانی شاہ ابن امیر علی شاہ ابن سیّد بھیکے شاہ ابن سیّد حاکم شاہ (۱، ۲، ۳ — ان سب کے مزارات موضع بھونڈری ہیں ہیں) ابن ہدایت اللہ شاہ (ان کا مزار مبارک موضع سنام ریاست پٹیالہ میں ہے) ابن سیّد محمد شفیع شاہ ابن سیّد عبد الغنی ابن سیّد عثمان شاہ ابن لال شاہ ابن سیّد مولانا عبد الرحمٰن ابن شاہ شرف الدین ابن شاہ محمد زمان ابن سیّد نورنگ شاہ ابن سیّد بھون شاہ عرف حیدر شاہ (ان کا روضۂ مطہرہ موضع بھونڈری شریف تحصیل جگراؤں ضلع لدھیانہ میں موجود ہے) ابن سیّد جمیل شاہ ابن پیر ظفر علی شاہ ترمذی ابن سیّد جمال شاہ ابن سیّد شتاق شاہ ابن سیّد عظیم شاہ ابن سیّد نصیر اللہ شاہ ابن سیّد احمد شاہ ابن سید نور الحق ابن سید مسعود شاہ ابن سید پیر بخش شاہ ابن سیّد نور الدین شاہ ابن سیّد شاہ حسین ثانی ابن سیّد عطاء اللہ شاہ ابن سیّد شاہ احمد ابن سیّد شاہ منور غازی (لاہور میں زمیندارہ حیثیت سے معززانہ زندگی بسر کی اور ان کا روضہ

مطہرہ بھونڈری شریف میں ہے) ابن سیّد احمد شاہ ابن سید
اسحاق شاہ ابن سیّد اسماعیل شاہ ابن سیّد حضرت امام حسن
عسکری علیہ السّلام ابن حضرت امام نقی علیہ السّلام ابن سید امام تقی
علیہ السلام ابن امام موسیٰ رضا علیہ السلام ابن امام کاظم علیہ السّلام
ابن امام جعفر صادق علیہ السّلام ابن امام باقر علیہ السلام ابن امام
زین العابدین علیہ السلام ابن حضرت امام حسین علیہ السلام ابن مولائے
مشکل کُشا شیرِ خدا علی علیہ السّلام ابن ابی طالب ابن عبد المطلب
ابن ہاشم ابن عبد المناف ابن قصی ابن کُلاب ابن مرہ ابن کعب
ابن لوی ابن غالب ابن فہر ابن مالک ابن نضر ابن کنانہ ابن
خزیمہ ابن مدرکہ ابن الیاس ابن مضر ابن نزار ابن معد ابن عدنان
ابن ادّ ابن ادو ابن سیع ابن جمل ابن بنت ابن قیذار ابن اسمٰعیل
علیہ السّلام ذبیح اللہ ابن حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ابن
تارخ ابن قاصر ابن شارغ ابن عوث ابن قانع ابن شالخ ابن
قینان ابن ارفخشد ابن سام ابن نوح علیہ السلام نجی اللہ ابن یرد
ابن ادریس علیہ السلام ابن مہائیل ابن قینان ابن انوش ابن شیث
علیہ السلام ابن آدم علیہ السلام، ابوالبشر و علیٰ نبیّنا افضل
الصلوٰۃ و السلام۔

وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ وَالتُّرَابُ مِنَ الْاَرْضِ
وَالْاَرْضُ مِنَ الزَّبَدِ وَالزَّبَدُ مِنَ الْمَوْجِ
وَالْمَوْجُ مِنَ الْمَآءِ وَالْمَآءُ مِنَ الدُّرَّةِ
وَالدُّرَّةُ مِنَ الْقُدْرَةِ وَالْقُدْرَةِ مِنَ الْاِرَادَةِ
وَالْاِرَادَةُ مِنْ عِلْمِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

اور حضرت آدم علیہ السلام مٹی سے ہیں اور مٹی زمین
سے ہے اور زمین جھاگ سے ہے اور جھاگ پانی
کی موج سے ہے اور پانی کی موج ذرہ سے ہے اور
ذرّہ قدرت سے ہے اور قدرت ارادہ سے ہے
اور ارادہ اللہ تعالیٰ کے علم سے ہے۔

# رویائے صادقہ

## جو گلزار محمد خاں غنچہ قادری جالندھری نے دیکھا

اوّل حمد خداوند عالی صدقے جس توں جانواں
بعد درود نبی دے تائیں لکھ لکھ واہ پہنچانواں
پھر میں رات انوکھی دا اِلاقِصّہ کھول سناواں

پیر غلام جیلانیؒ دا درشن خواباں اندر پاواں

اِک باغیچے اندر مینوں بیٹھے نظریں آئے

ریش مبارک مہندی والی چہرہ خوب سہائے

چمکے نور پیشانی اُتے جلوے لاٹاں مارن

یاد اللہ دی وچہ او بیٹھے اللہ ھُو پُکارن

بیٹھے اِک مُصلّے اوتے رب دا نام دھیاون

حُوراں پریاں نوکر بن کے پنکھا خوب ہلاون

باغ جنّت دے وچوں میوے رنگ برنگے کھاون

میوے اوہ جو اس جہان تے دکھیں وچہ نہ آون

میں بھی ڈر دا ڈر دا اُوتھے جا کے قدم ٹکاواں

کر تعظیم میں اُلفت اندر قدمیں سیس جُھکاواں

پھیر میں اپنی گریہ زاری ساری کھول سناواں

حضرت پیر میں یاد تساں وچہ رو رو نیر وہاواں

قسمت نال ملے اج مینوں خوشیاں عید مناواں

میری محنت بر تاں آوے جے نال تساں لیجاواں

ایہہ گل میری سُن کے یاد و ہنجوں اکھیں آون

مینوں پیار دلاسا دے کے اس طرح سمجھاون

ساڈا اصل مقام ہے جیہڑا اسیں ہُن ایتھے آئے

چلّے پشیں کسے دے ناہیں ایتھوں مڑ نہ جاوے

ساڈا جا سلام توں آکھیں سبھناں دوستاں تائیں

ساڈا مِلنا مشکل ہویا جا کے آکھ سُنائیں

میرا دسّو دوشس بھلا کی رب وچھوڑے پائے

اچھا روز حشر نوں ساڈا مولا میل کرائے

بدیاں دے نہ نیڑے جائیں عمل توں نیک کمائیں

لُٹیں موج بہاراں نالے ڈیرہ جنّت لائیں

انور جیلاں تائیں کہہ دیں جا سُنیہڑا ساڈا

پڑھن نمازاں رکھن روزے کھاون خوف خدا دا

نالے ساڈا سال دے سال عُرس ضرور کراون

غفلت دیوچہ پے کے غنچہ کدھرے بھُل نہ جاون

کھلّی اکھ تے جاگ جو آئی وقت صبح دا آیا

جیلاں پیر جی نظر نہ آئے ہنجوں بھر بھر رویا

ایہہ کیہہ ہویا قہر خدایا رد رو دیاں دہائیاں

رہ گیاں دل دیاں دل وچہ سبھے وادا میریا سائیاں

= ۞ =

# ذکرِ اسمِ ذات

پُوچھا گُل سے جو میں نے کہ اے خوب رُو
تجھ میں آئی کہاں سے نزاکت کی بُو
کس کی بُو تجھ میں ہے کس سے رنگیں ہے تُو
سُن کے بولا کہ اے طالبِ رنگ و بُو

اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ ھُو

جب پپیہا سے پُوچھا کہ اے نیم جاں
کس کی فرقت میں کرتا ہے تو یہ فغاں
ڈھونڈتا ہے کسے کہہ کے تُو پی کہاں
رو کے بولا کہ اُس پی کی ہے آرزو

اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ ھُو

پوچھا زاہد سے میں نے کہ اے مردِ دیں
کس کے آگے رگڑتا ہے اپنی جبیں
جس پہ شیدا ہے تُو کون ہے وہ حسیں
نعرہ کرنے لگا سن کے یہ گفتگو

اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ ھُو

پُوچھا صوفی سے میں نے کہ اے محترم
سچ بتا تیرے مرشد کی تجھ کو قسم
دیر میں ہے یا ہے کعبہ میں وہ صنم
حالتِ وجد میں بول اٹھا ہمہ رُو

اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ ھُو

جب کہا میں نے اے قیس شوریدہ سر
اپنا رازِ جنوں کچھ بیاں بھی تو کر
حُسنِ لیلےٰ میں پایا کسے جلوہ گر
کر کے اک آہ بولا وہ آشفتہ خُو

اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ ھُو

دیر میں جب صنم سے یہ میں نے کہا
مجھ کو حیرت ہے کیوں یہ سبب تو بتا
دیکھ کر حُسن کس کا تو بُت بن گیا
کی زباں خموشی سے یہ گفتگو

اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ ھُو
اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ ھُو اللہ ھُو

# سالک کی ابتدائی منزل

حضرت سیدنا ابوالفرح محمد فاضل الدین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ
نے سالک کی ابتدائی منزل یوں تجویز فرمائی ہے۔ توبہ کے بعد
اسے لازم ہے کہ وضو پر ہمیشگی اختیار کرے۔ نماز باجماعت
ادا کرے۔ اور امر و نواہی میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کی اتباع کرے۔ صبح کی نماز کے بعد علیحدگی
میں ذکر جہری اور خفی کرے اور اس پر ہمیشگی کرے۔ کیوں کہ
بموجب ارشاد نبوی افضل عبادت وہی ہیں۔ جن پر ہمیشگی کی
جاوے خواہ وہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو۔ بعدش صلوٰۃ اشراق
(دو رکعت) پڑھے۔ پھر کچھ وقت اوراد میں مشغول ہو بعدش
(چار رکعت) ضحٰے ادا کرے۔ پھر کسبِ معاش دنیاوی میں مصروف
ہو جائے نماز ظہر کے بعد قرآن حکیم کی تلاوت کرے پھر کسب معاش
میں مصروفیت ضروری ہو تو اختیار کر لیوے۔ پھر عصر کے وقت
چار رکعت نماز سنت ادا کرے اور پھر چار رکعت فرض نماز
عصر پھر مغرب کے بعد اوراد میں مشغول ہو۔ عشاء کی نماز ادا
کرنے کے بعد کچھ دیر اوراد میں لگائے اور پھر سو جائے حتیٰ کہ تہجد

ے وقت نمازِ تہجد ادا کرے۔ نمازِ تہجد مقامِ محمود کی وراثت حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات، نیت سے خلوص ظاہر ہوگا خلوص سے قوتِ عمل پیدا ہوگی۔ قوتِ عمل، عمل کو نتیجہ خیز بنانے میں زوداثر ہوگی۔ اور خلوص کا سب سے اعلیٰ مرتبہ وہ ہے جو کہ علائق و عوائق سے خالی ہو اور وہ وقت تہجد کا بہت مناسب ہے اس لئے دعائے سحری کا اثر زودی میں مشہور ہے اور اسی لیئے تہجد کی عبادت کا خاص رتبہ حاصل کریں۔

## اوراد و وظائف

# پنج گنج

یَا اللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

## کرسی حضور سرورِ کائنات

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ ذیل کرسی پر مسلمان کے

لیئے یاد کرنی فرض ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن عبداللہ ابن عبدالمطلب (شیبہ) ابن ہاشم ابن عبدالمناف۔

## درود شریف قادری

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰے سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی وَلَدِہٖ السَّیِّدِ الشَّیْخ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِیْلِیْ۔

## وظیفہ قادری دربارِ فاضلیہ

اَنْتَ الْھَادِیْ اَنْتَ الْحَقُّ لَیْسَ الْھَادِیْ اِلَّا ھُوْ ۝

## دُعائے ضمانت علم

حضور غوث پاک فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو علم کا شوق ہو لیکن علم حاصل کرنے پر کسی وجہ سے قادر نہ ہو۔ وہ شخص اس دُعا کو صبح و شام پڑھا کرے۔ اگر دُعا پڑھنے والے کو علم حاصل نہ ہو تو قیامت کے دن میرا دامن پکڑے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ۔ اَللّٰھُمَّ یَا ذِی الْعَرْشِ وَالْکِبْرِیَاءِ
الْعَظِیْمِ صِرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ یَا مُرْسِلُ الرِّیَاحِ یَا خَالِقُ
الصَّبَاحِ یَا ذِی الْجُوْدِ وَالسَّمَاءِ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ
یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا فَرْدُ یَا
وِتْرُ الْکَرِیْمُ وَالْمَالِکُ الْقَدِیْمُ وَالْعَطَاءِ الْعَلِیْمُ یَا
ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

## دُرود شریف جمیلہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ عَلٰی قَدْرِ
حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَفَضْلِہٖ وَکَمَالِہٖ وَجُوْدِہٖ وَ
نَوَالِہٖ وَعِزِّہٖ وَجَلَالِہٖ وَسَلِّمْ ط

## دُعائے حسن علیہ السلام

الٰہی میرے دل میں اپنی ہی طرف کی امید ڈال اور دوسروں
کی طرف سے میرے دل سے امید کو قطع کر دے ۔ یہاں تک کہ تیرے

سوا میں اور کسی سے امید نہ رکھوں۔ یا الٰہی میری قوتوں کو ضعیف نہ کر مجھ سے میرے عملوں کو کم نہ کر میری رغبت کسی اور کی طرف نہ کر۔ مجھ سے کسی دوسرے سے سوال نہ کرا۔ میری زبان پر وہ چیزیں نہ لا جو تو نے دوسروں کو عطا کی ہیں اور میرے دل میں وہی یقین ڈال جو اوّلین و آخرین کو عطا فرمائے ہیں۔ الٰہی مجھے اپنا خاص بندہ کر لے۔ آمین۔

## عذاب سے نجات کی دُعا

حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "میں نے خداوند تعالیٰ کو خواب میں ننانوے دفعہ دیکھا۔ پھر میں نے دِل میں کہا کہ اگر اب کی دفعہ دیکھوں گا تو سوال کروں گا کہ ایسا عمل بتائیے جس سے روزِ قیامت کو عذاب سے محفوظ رہوں چنانچہ سوویں دفعہ دیکھ کر سوال کیا تو جواب مِلا کہ جو شخص اس دُعا کو صبح و شام پڑھے گا۔ قیامت کے دن عذاب سے محفوظ رہے گا۔

۔۔ ٭٭ ۔۔

# دُعا

سُبحانَ الاَبدِیّ الاَبدِ سُبحانَ الواحِدِ الاحدُ سُبحانَ الفردِ الصَّمدُ سُبحانَ رافِعِ السَّماءِ بِغیرِ عمدٍ سُبحانَ مَن بسط الارضَ علیٰ ماءٍ جمدٍ سُبحانَ مَن خلقَ الخلقَ فاحصاھم عددٌ سُبحانَ مَن قسَّمَ الرِّزق ولم ینسَ احدٌ سُبحانَ الّذی لم یتَّخذ صاحِبۃً ولا ولدٌ سُبحانَ الّذی لم یلدُ ولم یولدُ ولم یکن لّہٗ کفوًا احدٌ ط

## ذکر شریف دربار فاضلیہ

لَا اِلٰہ الا اللّٰہ ۲۱-۲۱ بار اِلَّا اللّٰہ ۲۲-۲۲ بار، اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ ۲۳-۲۳ بار اوّل اللّٰہ آخر اللّٰہ ایک ایک بار باطن اللّٰہ ظاھر اللّٰہ ۱-۱ بار، حاضر اللّٰہ ناظر اللّٰہ ۱-۱ بار ہے بھی اللّٰہ ہوسی اللّٰہ ۱-۱ بار، باقی اللّٰہ موجود اللّٰہ ۱-۱ بار، اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ ۱-۱ بار اَنت الھادِی اَنتَ الحَقّ لیسَ الھادِی اِلَّا ھُو ۱۳-۱۳ بار

اللہ حاضری - اللہ ناظری - اللہ شاھدی - اللہ معی

اللہ معی اللہ معی اللہ معی اللہ معی ۷-۷ بار ذکر شریف

کے بعد یہ آیات ایک آدمی پڑھے -

قل اللھم مالک الملک توتی الملک من تشاء و

تنزع الملک ممن تشآء وَ تُعزُّ من تشاء و تذلُّ من

تشاء بیدک الخیر انّک علیٰ کُلّ شئٍ قدیر تولج اللیل

فی النّہار و تولج النہار فی اللیل و تخرج الحی من المیت

وَ تخرج المیت من الحی و ترزق من تشاء لغیر حساب

ما کان محمدٍ اَبا احد من رجالکم ولٰکن رَسُول اللہ

وَ خاتم النَّبیّین وَکان اللہ بکلّ شئٍ علیما ۝ اِن

اللہ و مَلائِکتَہٗ یصلّون علی النبی یا ایُّھا الَّذِین

اٰمنُوا صَلُّوا علیہ وَ سلموا تسلیما - اللّٰھم صلی علیٰ سیدنا

محمد و علیٰ اٰلِ سیدنا محمدن النّبی الامی و علیٰ

ولدہٖ السید الشیخ عبد القادر الجیلی

اس کے بعد بزرگانِ خاندان کو اس کا ثواب بخشیں بعد ازاں

بلند آواز سے دعائے قادری پڑھ کر ذکر ختم کریں -

# ختم شریف دربارِ فاضلیہ

درود شریف ہزارہ ۱۰۰ بار۔ الحمد شریف ۱۰۰ بار
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ ۱۰۰ دفعہ۔ استغفار ۱۰۰ دفعہ۔ کلمہ شریف ۱۰۰ دفعہ۔ سورۃ الم نشرح ۱۰۰ دفعہ۔ قل شریف ۱۰۰ دفعہ۔ درود شریف ہزارہ ۱۰۰ دفعہ۔ سورۃ فاتحہ ۱۰۰ دفعہ۔ استغفار ۱۰۰ دفعہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للّٰہ ۱۰۰ دفعہ سورۃ یٰسین ۳ دفعہ جب ختم شریف پڑھ چکیں تو بزرگان خاندان کی ارواح مقدسہ کو اس کا ثواب بخشیں۔ بعد ازاں دعائے قادری بلند آواز سے پڑھیں۔

## آخری کلام حضرت پیر سیّد غلام جیلانی شاہ قادری قدس سرہٗ العزیز

برائے نام بھی اپنا نہ باقی کچھ نشاں رکھنا
نہ تن رکھنا نہ دل رکھنا نہ جی رکھنا نہ جاں رکھنا

تعلق توڑ دینا چھوڑ دینا اس کی پابندی
خبردار اپنی گردن پہ نہ یہ بارِ گراں رکھنا
ملے گی کیا مدد تجھ کو مددگارانِ دنیا سے
امید یاوری ان سے نہ یاں رکھنا نہ واں رکھنا
بہت مضبوط گھر ہے عاقبت کا دارِ دنیا سے
اٹھا لینا یہاں سے اپنی دولت اور وہاں رکھنا
اٹھا دینا تصوّر غیر کی صورت کا آنکھوں سے
فقط سینے کے آئینے میں نقشِ دلستاں رکھنا
کسی گھر میں نہ گھر کر بیٹھنا اس دارِ فانی میں
ٹھکانہ بے ٹھکانہ اور مکاں بر لامکاں رکھنا
غلام جیلاں شاہ کی یہ نصیحت مان لینا تم
کبھی بھی اپنی ہستی کا نہ تم دل میں دھیاں رکھنا

## رباعیات حضرت ابوسعید ابوالخیر

### رباعی

یارب ز گناہِ زشت خود منفعلم
وز قول بد و فعل بد خود خجلم

فیضے بدلم ز عالم قدس بریز
تا محو شود خیال باطل ز دلم

## رُباعی

تسبیح ملک را و صفا رضواں را
دوزخ بدرا بہشت مر نیکاں را
دنیا جسم را قیصر و خاقاں را
جاناں ما را و جان ما جاناں را

## رُباعی

اے آنکہ بملک خویش پایندہ توئی
وز دامن شب صبح نمائندہ توئی
کار من بیچارہ قوی بستہ شدہ
بکشائی خدایا کہ کشائندہ توئی

# مسائل مثانیہ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ ربِّ العٰلمین وَالصَّلوٰۃ والسَّلام علیٰ رسُولہٖ محمّدٍ وَّاٰلہٖ وَاصحَابہٖ اجمعین!

اَمَّا بَعد! جاننا چاہیئے کہ اے بھائیو! اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو سمجھ بوجھ اپنے کلام پاک کی خوب دیتا ہے اور وہ تھوڑا پڑھتے ہیں اور عمل بہت کرتے ہیں۔ اور حقیقت میں یہی بات کام کی ہے کہ تھوڑا پڑھے اور عمل بہت کیجئے۔ اگر بہت سی کتابیں پڑھیں اور عمل نہ کیا تو ایسا ہے جیسے گدھے پر کتابیں لادیں چنانچہ پاک پروردگار نے اپنی کتاب کریم بعینہٖ یہ مثال ان کی بیان فرمائی ہے سورۂ جمعہ میں مَثَلُ الَّذِینَ حُمِّلُوا التَّورٰۃَ ثُمَّ لَم یَحمِلُوھَا کَمَثَلِ الحِمَارِ یَحمِلُ اَسفَارًا ط۔

یعنی مثال ان لوگوں کی توریت کا علم رکھتے ہیں پھر اس پر عمل نہیں کرتے مانند گدھے کے ہیں کہ اٹھاتا ہے کتابیں۔

یعنی جیسے گدھے کو اپنی پیٹھ پر لدی ہوئی کتابوں سے کچھ نفع نہیں اور وہ یہ نہیں جانتا کہ مجھ پر کیسی کتابیں لدی ہوئی ہیں ویسے ہی عالمانِ بےعمل کو کچھ نفع علم سے نہیں حاصل ہوتا اور وہ بڑے ناقدردان ہیں کہ

ایسے جواہر نفیس کی کچھ قدر نہیں جانتے غرضیکہ علم کے پڑھنے میں نیت وارادہ عمل کا کرنا ضرور ہے جس قدر پڑھیئے اس پر عمل کیجئے چنانچہ احیاء العلوم حجۃ الاسلام امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حاتمؒ اصم کے بڑے اولیاء اللہ سے ہیں۔ ان کے استاد بلخی نے ان سے پوچھا کہ تو کتنی مدت سے میرے پاس رہتا ہے حاتم نے کہا تینتیس ۳۳ برس سے۔ شقیقؒ نے کہا کہ کتنا علم سیکھا تو نے اس مدت میں۔ حاتم نے کہا آٹھ مسئلے سیکھے ہیں۔ میں نے شقیقؒ نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ میری عمر تیرے ساتھ صرف ہو گئی اور تو نے آٹھ ہی مسئلے سیکھے ہیں۔ حاتم نے کہا کہ اے استاد جھوٹ بولنا تو مجھے پسند نہیں۔ سچی بات تو یہی ہے کہ میں نے سوائے آٹھ مسئلوں کے اور مسئلہ نہیں سیکھا۔ شقیقؒ نے فرمایا کہ بیان کر ان آٹھ مسئلوں کو سنوں میں حاتم نے کہا :-

**پہلا مسئلہ** : یہ ہے کہ میں نے جو نگاہ کی اس مخلوق کی طرف دیکھا میں نے کہ ہر ایک دوست رکھتا ہے محبوب کو یعنی پیاری چیز کو مثلاً" کوئی مکان کو دوست رکھتا ہے، کوئی عورت کو، کوئی لباس کو، کوئی باغ کو، کوئی بچوں کو، کوئی کسی چیز کو، کوئی کسی چیز کو، لیکن وہ محبوب اس کا تا دمِ زیست ہی ہے بعد مرنے کے قبر میں کچھ ساتھ نہیں جاتا جب قبر میں جاتا ہے۔ تو وہ محبوب جدا ہو جاتا ہے۔ اس سے پس میں نے خیال

کیا کہ اس فانی کو کیا محبوب رکھوں پس نیکیوں کو میں نے اپنا محبوب کیا کہ
جب قبر میں داخل ہوں گا تو میرا محبوب بھی میرے ساتھ جائے گا۔ پس کہا
شقیق رح نے کہ خوب سیکھا تو نے یعنی واقعی یہی نیکیاں یعنی نماز۔ روزہ
حج۔ زکوٰۃ للہ دینا۔ علم دین پڑھنا پڑھانا اور غیر ذلک چیزیں ہی جائیں
گی۔ اور جو دو بیچے مال منال تا دم زیست ہی محبوب ہیں مرنے پر کون کس
کے کام آتا ہے پھر کہا شقیق رح نے دوسرا کیا ہے۔ کہا حاتم نے:۔

**دوسرا مسئلہ:** یہ ہے کہ نظر کی میں اللہ تعالےٰ کے اس
قول میں۔ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ
الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى۔ یعنی اور جو کوئی ڈرا اپنے پروردگار
کے سامنے کھڑا رہنے سے اور باز رکھا نفس کو خواہش نفسانی سے
پس بلاشبہ اس کا ٹھکانہ جنت ہے پس کہا میں نے اپنے دل میں کہ قول
حق سبحانہ، وتعالیٰ کا حق ہے کہ کچھ شبہ نہیں اس میں پس کوشش کی میں
نے اپنے نفس پہ دفع کرنے کی خواہش نفسانی میں یہاں تک کہ خوب
مضبوط و مستعد ہوا۔ میں نے اطاعتِ الٰہی پر سبحان اللہ کیا اچھی سمجھ
حاصل ہوئی کہ خواہش نفسانی کو دفع کروں گا تو اس کے عوض میں جنت
پاؤں گا۔ اور واقع میں بات یہی ہے کہ جو کوئی خداوند حقیقی کے سامنے
کھڑے رہنے سے ڈرے گا اور خواہش نفسانی کو دفع کرے گا خواہ مخواہ

اچھی باتوں کے کرنے پر مستعد ہوگا اور بُری باتوں سے بچے گا اور مستحق جنّت کا ہوگا۔ حیف ہے کہ ایسی دولت بے زوال کو ہاتھ سے دے اور اس کے حاصل کرنے کی فکر نہ کرے۔ پھر کہا حاتمؒ نے :

**تیسرا مسئلہ :** یہ ہے کہ میں نے جو نظر کی خلق کی طرف تو دیکھا کہ جس شخص کے پاس کوئی قیمتی چیز اور ذی قدر ہوتی ہے اس کو بہت عزیز رکھتا ہے اور محافظت کرتا ہے اس کی۔ پھر نظر کی میں نے اللہ تعالےٰ کے قول میں مَا عِندَكُمْ يَنفَدُ وَمَا عِندَ اللَّهِ بَاقٍ ط یعنی جو کچھ تمہارے پاس سے فانی ہے۔ اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ باقی ہے پس جب کچھ قیمتی اور ذی قدر چیز میرے ہاتھ لگی اس کو صرف کیا میں نے اللہ کہ باقی رہے میرے لیئے اس کے پاس حاصل یہ کہ لوگ جو کسی چیز کو عزیز رکھتے ہیں اور محافظت کرتے ہیں اس کی یہ محض بے جا ہے کہ فانی کو کیا عزیز رکھنا چاہیئے جو کچھ ہو اس کے نام پہ دیجئے تاکہ اس کے خزانہ غیب میں رہے اور بعد مرنے کے اس کے کام آوے۔ ابدآلاباد کیا خوب کہا ہے کسی نے

ع

"ہر چہ داری صرف کن در راہ"

لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا۔

**چوتھا مسئلہ :**۔ یہ ہے کہ میں نے جو دیکھا اس خلق کی طرف

تو دیکھا کہ ہر ایک رجوع کرتا ہے مال کی طرف اور شرفِ حسب اور نسب کی طرف پس میں نے جو خیال کیا تو جانا کہ یہ سب سیح ہے۔ پھر نظر کی میں نے اللہ تعالےٰ کے قول کی طرف کہ فرماتا ہے — اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ط یعنی بہت بزرگ اور عزیز تم میں اللہ کے نزدیک بہت پرہیزگار تم میں کا ہے پس کوشش کی میں نے تقویٰ کے حاصل کرنے میں تاکہ ہوں میں اللہ کے نزدیک بزرگ وعزیز حاصل یہ کہ مال وجاہ وغیرہ کی کچھ حقیقت نہیں اس سے اللہ کے نزدیک عزیز وذی قدر نہیں ہوتا بلکہ جتنا تقویٰ زیادہ ہوگا اتنا ہی اللہ کا پیارا ہوگا۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مَنْ بَطَّأَبِہٖ عَمَلُہٗ لَمْ یُسْرِعْ بِہٖ نَسَبُہٗ — یعنی جس کے عمل نے تاخیر کی اس کا نسب کچھ کام نہیں آتا۔ اسی مضمون کا کسی نے ہندی میں شعر لکھا ہے

ذات پات پوچھے نہ کوئے ٭ ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئے

**پانچواں مسئلہ:** یہ ہے کہ میں نے دیکھا خلق کو کہ بعضے بعضوں پہ لعن وطعن کرتے ہیں اور اصل اس سب کی حسد ہے پھر نظر کی میں نے طرف قول اللہ تعالیٰ کے نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَھُمْ مَّعِیْشَتَھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا — یعنی ہم نے تقسیم کی ہے درمیان ان کے معیشت ان کی زندگانی دنیا میں پس چھوڑ دیا میں نے حسد کو اور دوست رکھتا ہوں خلق کو اور جانتا ہوں کہ بلاشبہ قسمتِ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کہ ہر ایک کے لیے جو کچھ

مقدر ہے پہنچتا ہے۔ پھر حسد کرکے کیوں کسی کو لعن طعن کیجیے

**چھٹا مسئلہ:۔** یہ ہے کہ میں نے دیکھا خلق کو ظلم و ستم کرتے ہیں بعضے ان کے بعضوں پر اور جنگ و جدال کرتے ہیں بعضے بعضوں سے پس رجوع کی میں نے اللہ تعالیٰ کے قول کی طرف اِنَّ الشَّیطَانَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوًّا ط یعنی شیطان بلاشبہ تمہارے لئے دشمن ہے پس پکڑو اس دشمن کو، پس فقط اسی سے دشمنی باندھی میں نے اور کوشش کرتا ہوں میں اس سے بچاؤ کرنے میں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے گواہی دی اس پر کہ وہ دشمن میرا ہے۔ پس ترک کی میں نے عداوت خلق کی اس واسطے۔

**ساتواں مسئلہ:۔** یہ ہے کہ میں نے جو خلق کو دیکھا تو دیکھا کہ ہر ایک ان میں سے طالب ہے کثرتِ مال کا۔ پس ذلیل کرتا ہے اپنے نفس کو اور داخل ہوتا ہے اس چیز میں کہ نہیں حلال ہے اس کیلئے یعنی وجہ حرام سے مال کماتا ہے۔ پھر نظر کی میں نے طرف قول اللہ تعالیٰ کے۔ وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا ط یعنی اور نہیں ہے کوئی چلنے والا زمین میں مگر اللہ پر ہے رزق اس کا۔ پس سمجھا میں کہ میں بھی تو ایک ان ہی زمین پہ چلنے والوں میں سے ہوں کہ جن کا رزق ہے اللہ تعالیٰ پر۔ پس مشغول ہوا میں اس چیز میں کہ اللہ

تعالے کیلئے مجھ پر یعنی اسکی اطاعت میں کہ مجھ پر لازم ہے مشغول ہوا میں اور ترک کی میں نے وہ چیز کہ میرے لئے اس کے پاس ہے یعنی رزق کا وہ متکفل ہے اس لئے کچھ سعی نہیں کرتا۔

**آٹھواں مسئلہ :-** یہ ہے کہ میں نے خلق کی طرف نظر کی تو دیکھا انکو کہ کوئی بھروسا کرتا ہے اپنی زمین پہ اور کوئی اپنی تجارت پہ اور کوئی اپنی کاریگری پہ اور کوئی اپنے بدن کی صحت پہ پس تمام مخلوق بھروسہ کئے ہوئے ہے مخلوق پہ یعنی زمین وغیرہ سب چیزیں اللہ کی پیدا کی ہوئی ہیں ان پہ بھروسا کرتے ہیں پس میں نے رجوع کیا اللہ تعالٰے کے قول کی طرف۔

وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ط — یعنی اور جو کوئی بھروسا کرتا ہے اللہ تعالیٰ پہ وہ کافی ہے اس کو پس بھروسا کیا میں نے اللہ پہ پس وہ کافی ہے مجھ کو۔ پس جب حاتم رح یہ مسائل بیان کر چکے تو شقیق بلخی رح نے فرمایا کہ اے حاتم رح توفیق نیک دے تجھ کو اللہ تعالیٰ، میں نے نظر کی علم توریت اور انجیل زبور اور فرقانِ عظیم میں یہ مسائل خلاصہ ان کے ہیں پس جس نے استعمال کیا ان مسائل کو استعمال کیا۔ چاروں کتابوں مذکورہ کو الحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمدٍ وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الرحمین۔

★

# شجرۂ طیبہ قادریہ فاضلیہ

اے خدا کر رحم ذاتِ کبریا کیواسطے
بارشِ لطف و عنایت مصطفیٰ کیواسطے

ظاہر و باطن کی نعمتہائے احسن دے مجھے
نورِ ہستی بخش احمد مجتبیٰؐ کے واسطے

علم و عرفان سے بھرا دل مرجعِ انوار کر
حسنِ کلّی دے علیؓ و فاطمہؓ کے واسطے

جرأتِ حق و صداقت، عزم و استقلال دے
حضرت حسنینؓ صاحبِ منتہا کے واسطے

زین العابدینؒ و باقرؒ، جعفرؒ و کاظمؒ علی
وسعتِ قلب و نظر موسیٰ رضا کے واسطے

بہرِ کرخیؒ و سریؒ سقطی صفائے قلب دے
سینۂ روشن جنیدؒ باصفا کے واسطے

بہرِ شبلیؒ، صدقہ بوالفضلؒ عشق و بیخودی
دے دلِ بیدار یوسفؒ ذی ولا کے واسطے

دین و دنیا کی سعادت، انکشافِ این و آں
بوالحسنؒ اور بوسعیدِؒ مرتضیٰ کے واسطے

سلطۂ احوال و اشکال اور مقدورِ کشود
کر عنایت غوث الاعظمؒ ذو العطا کے واسطے

رزقِ طیب از طفیلِ بندۂ رزّاق دے
شرفِ دین دے شرفِ دینؒ شرف زا کے واسطے

بندۂ وہابؒ کے صدقے ہو بخشائش مری
شاہ بہاؤ الدینؒ نور الاہتدا کے واسطے

فہم از بہرِ عقیلؒ درک بہرِ شمسِ دینؒ
رفعتِ نگہ و سخن رحمانؒ گدا کے واسطے

باجلال و باجمال از بہرِ شمسؒ و شاہ فضیلؒ
کر مجھے کامل کمالِ دینؒ رسا کے واسطے

فاتحِ اعدا بہ اسکندرؒ بہ طاہرؒ پاک نفس
باغنا کر بو محمدؒ ذی غنا کے واسطے

بہرِ افضلؒ، صدقۂ فاضلؒ فضیلت، فضل دے
شاہ غلامؒ قادر و بوالعلا کے واسطے

کشفِ اسرارِ حقیقت ہو غلام الغوث سے ۔۔۔ راہ کھل جائے محمدؒ رہنما کے واسطے

بہرِ احمدؒ از ابوالبرکاتؒ برکت ہو عطا ۔۔۔ ذوقِ ذکرِ حق ظہورؒ حق رسا کے واسطے

زندگی میری ہو مقبولِ خدائے لم یزل ۔۔۔ نذرِ مُحیٔ الدینؒ مقبولِ خُدا کے واسطے

لذتِ سوز دروں دے گرمیٔ قلب و نظر ۔۔۔ حضرتِ انور جیلاں مدظلہ میرے شیخ العلاؒ کے واسطے

با شریعت، با طریقت، با ولایت کر مجھے ۔۔۔ شاہ غلامِ جیلاں ابّ پیشوا کے واسطے

صدقۂ آلِ رسُول و بہرِ اصحاب الخصوص ۔۔۔ کھول دے بابِ العطا عازمِ گدا کے واسطے

ذُوق اپنا حبِّ حضرات اور قطعِ غیر بخش ۔۔۔ خاندانِ فاضل و غوث العلا کے واسطے"

## نذرانۂ عقیدت

جگا دو میری قسمت بھی خُدارا یا رسُول اللہؐ
دکھا دو مُجھ کو روضے کا نظارہ یا رسُول اللہؐ

میری دُنیا سنور جائے میری عُقبیٰ سُدھر جائے
اگر ہو جائے رحمت کا اشارہ یا رسُول اللہ

تمہارا نامِ نامی ہے سکونِ قلب کا باعث
نظر کا نور ہے روضہ تمہارا یا رسُول اللہؐ

زمانہ چھوٹ جائے، رُوٹھ جائے خلق تو کیا غم
نہ چھوٹے ہاتھ سے دامن تمہارا یا رسُول اللہؐ

جبینِ شوق مَس ہوتی ہے جب روضہ کی جالی سے
چمک جاتا ہے قسمت کا ستارا یا رسُول اللہ

تمنائے سکندر ہے دمِ آخر شہِ بطحیٰ
رہے وِردِ زباں کلمہ تمہارا یا رسُول اللہؐ